سلسلہ کتب تصوف متعلق رسالہ طریقت لاہور نمبر ۱۰

عِنْدَ ذِکْرِ الصَّالِحِیْنَ تَنَزَّلُ الرَّحْمَۃُ

الحمد للہ کہ دریں ایام پُر فتن بتقضاءات خداوندِ ذو المنن

ایں کتاب نایاب

موسوم [illegible]

ذکر الحسن

بحالات بابرکاتِ حضرت شیخ الاسلام شیخ ابراہیم ابو الحسن علی الہاشمی العنکاری

رضی اللہ تعالےٰ عنہ دادا پیر حضرت پیران پیر رح

مؤلفہ

صاحبزادہ غلام دستگیر صاحب نامی ہاشمی مالکی مؤلف انیس الواعظین تذکرہ حمیدیہ وغیرہ

سنہ ۱۳۳۳ھ مطابق سنہ ۱۹۱۵ء

مطبوعہ حمیدیہ سٹیم پریس لاہور بہ اہتمام بابو نظام الدین صاحب

مستاجر مطبع ش

NIMA SERIES **M6010** SHEET **3181**

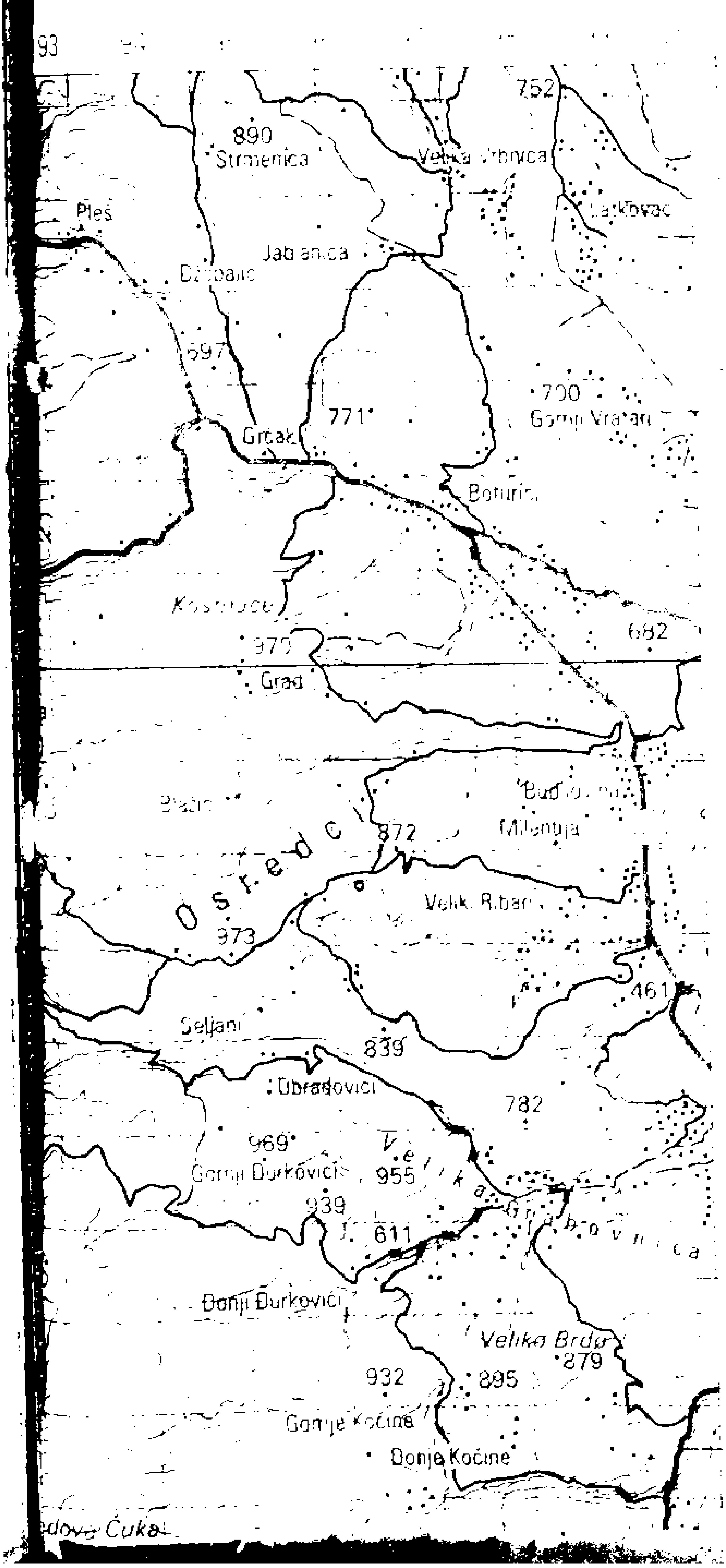

Marfat.com

ت ص
122

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

طریقت

53394

اسلامی تصوف اور اسلامی معلومات کا ایک لاجواب ماہوار رسالہ ہے جس نے
بہت تھوڑے عرصہ میں بہت بڑی مقبولیت حاصل کرلی ہے ملک کے نامور
اہل قلم اور اہل دل اصحاب کے مضامین اس میں درج ہوتے ہیں مضامین کے
علاوہ بعض بزرگان دین کے حالات بھی اس میں درج ہوتے ہیں بلکہ اب تک
علاوہ مردوں کے کئی ایک عارفہ کاملہ عورتوں کے حالات بھی اس میں چھپ
چکے ہیں نظم کی چاشنی بھی رسالہ کے لطف کو دوبالا کرتی ہے۔ یاران طریقت
کی بات چیت کا کالم اور مہینہ بھر کے مشہور صوفیانہ واقعات کا اندراج اس
رسالہ کو باقی صوفیانہ رسالوں سے خاص طور پر ہر دلعزیز بنا رہا ہے لکھائی
چھپائی اور کاغذ نہایت اعلےٰ ہے۔ حجم ماہوار ۶۰ صفحہ سے کم نہیں ہوتا۔
قیمت سالانہ صرف ہم ؍ اور ہر خریدار کو مندرجہ ذیل کتب مفت ملتی ہیں۔
(۱) خواجہ ناصرالدین عبیداللہ احرارؒ (۲) حضرت مجدد الف ثانیؒ (۳)
حضرت امیر خسرو دہلویؒ (۴) خواجہ بہاؤالدین مشکل کشا ؒ (۵) حضرت
فریدالدین گنج شکرؒ (۶) چمن معرفت جس میں تین بزرگان اسلام کے حالات درج ہیں

المشتہر

مینجر رسالہ طریقت لاہور

Marfat.com

دیباجہ

حمد وستائش کے لائق وہی ذات کبریا ہے۔ جس نے ہمیں دولت علم سے سرفراز فرمایا جس کے طفیل ہم کو سلف صالحین کے حالات معلوم ہوئے جن سے ہم راہ ہدایت حاصل کر سکتے ہیں اور وصف وثنا بعد ازخدا اس ذات پاک کو سزاوار ہے۔ جس کے دم قدم کی برکت سے ہمیں ظلمت کدۂ کفر وعصیان سے رہائی ملی۔ اور نور اسلام نصیب ہوا حضرت نبی کریم محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کو وہ دین حقہ ملا جو صفحۂ عالم پر تاقیام قیامت اظہر من الشمس رہ کر مخالفین کی آنکھوں کو خیرہ کرتا رہیگا۔ اور جس کی اشاعت بیاست ہی سے نہیں بلکہ بزرگان دین واولیاء کرام کے قدسی نفس سے ہوئی اور ہوتی رہیگی۔ وہ لوگ جو اسلامی ترقی کو محض زور شمشیر کا ثمرہ بتلاتے ہیں یا تو جاہل ہیں یا متعصب۔ کیا وہ نہیں دیکھتے کہ موجودہ ہندوستان میں جہانگیر تیغ تو کجا قلم چلاتے بھی ہاتھ لرزتے ہیں۔ اسلام باوجود بےسروسامانی مسلمانان انحطاط پذیر نہیں۔ بلکہ پھیلتا ہی جاتا ہے۔ اسلام کا اثر ہمہ گیر او رمتعدی ہے۔ اس کی اشاعت اسباب ظاہری کی بہت ہی کم رہین منت

Marfat.com

ہے۔ بیشک روحانیت ہے۔ اس نے روحانیت ہی کے ذریعہ ترقی
پائی اور روحانیت ہی اس کی روح رواں ہے۔ اسلام جو دین الٰہی
ہے حضور خاتم النبیین کے عہد میں تکمیل کو پہنچ گیا۔ اب کسی نئی شریعت
کی ضرورت نہیں۔ ہاں جب کبھی مسلمانوں میں جہالت و غفلت کے
آثار نمودار ہونے لگے تو اس امت مرحومہ میں ایسے مردان خدا پیدا
ہوتے رہے جن کے ہاتھوں دیگر انبیاء علیٰ نبینا و علیہم السلام کے
معجزات کے ہم پلہ خرق عادات یا کرامات ظہور پذیر ہو کر منکرین کی
رفع حجت ہوتی رہی۔ اور دین حقہ کی اشاعت میں خلل واقع نہ ہوا
اگر ہم نظر غور سے عام مسلمانوں کو دیکھیں تو سوائے چند گنیا چنے کے۔
جن کا شمار انگلیوں پر ہو سکتا ہے۔ تمام کسی نہ کسی بزرگ کے ماننے
والے ہونگے جس سے بآسانی یہ بات ثابت ہو سکتی ہے کہ وہ یا
ان کے اسلاف جبراً داخل اسلام نہیں ہوئے۔ بلکہ برضا و رغبت
خود اولیاء اللہ کے ذریعہ سلک ملت حنیفہ میں منسلک ہوئے ہیں
آج کل دہریت کا غلبہ اور روحانیت مفقود ہے۔ اکثر جاہل اپنی
سیاہ باطنی پر مثل ابوجہل قیاس کر کے کرامات اولیاء اللہ سے تمسخر
اڑایا کرتے ہیں۔ اور یہی وہ لوگ ہیں۔ جو بڑھتے بڑھتے پہلے تو
معجزات انبیاء سے منکر ہو جاتے ہیں۔ اور آخر کار رہا اس نص صریح

Marfat.com

کی جس میں خدا سلامی ذکر خرقِ عادت ہو تاویل کر کے اپنے مطلب کے موافق معنے بیان کر دیتے ہیں۔ چونکہ ان ظاہر پرستوں کو باطن سے کچھ بہرہ حاصل نہیں ہوتا۔ اس لئے ان کے کام میں مطلق برکت نہیں ہوتی۔ وہ اشاعت اسلام کے لئے بہت چیختے چلاتے ہیں۔ مگر ایک خاکروب بھی ان کے ہاتھ پر مشرف باسلام نہیں ہوتا۔ چونکہ وہ خود ہی ہیچ ہوتے ہیں۔ اس لئے وہ بندگانِ دین کو بھی (نعوذ باللہ) ہیچ خیال کرتے ہیں۔ اور ان کی کرامات کا حال سنکر کہتے ہیں کہ ہمیں تو کوئی صاحبِ کرامت نظر نہیں آتا۔ اصل میں ان کا سلسلہ باطن ابوجہل سے جا ملتا ہے۔ جو ظاہرہ اور باہرہ معجزات دیکھکر بھی ایمان نہ لاتا اور ہر بات کو جھوٹی بتاتا تھا۔ حضرت عبدالجلیل چوہڑ شاہ بندگی علیہ اللہ تعالے (۹۱۰ھ) سے لوگوں نے کہا کہ پہلا زمانہ کیا ہی اچھا تھا کہ اس میں بے شمار بزرگ ہوتے تھے۔ مگر آج کل سوائے آپ کے اور کوئی نظر نہیں آتا۔ آپ نے فرمایا کہ دوست کا کارخانہ ہمیشہ معمور ہے۔ ہاں دیدۂ بینا اور دل دانا چاہیئے۔ پھر فرمایا ؎

یوسفے ہمراہ خود دارند و واپس مے برند
یک زلیخا ہست گویا دریں بازار نیست

اگر وہ مردانِ خدا کو دیکھنا چاہتے ہیں تو انکو حضرت صدیق اکبرؓ

جیسی دیکھنے والی آنکھ پیدا کرنی چاہیئے۔ چشم ابوجہل سے وہ کچھ نہیں دیکھ سکینگے ؎

کار نیکاں را قیاس از خود مگیر
زانکہ ماند در نوشتن شیر و شیر

پس بزرگوں کے حالات بابرکات سے وہی لوگ مستفیض اور محظوظ ہو سکتے ہیں۔ جو خدائی طاقت کو جو بارگاہ قادر مطلق سے انبیاء و اولیاء کو عطا ہوئی ہوتی ہے۔ تابع مادیات نہ سمجھیں۔ بلکہ یہ یقین رکھتے ہوں کہ جس بدیع السمٰوات والارض نے اربع عناصر پیدا کئے ہیں۔ اس کی طاقت اس کے حسب ارادہ ان پر حکومت بھی کر سکتی ہے۔ خالق جس طرح چاہے۔ اپنی مخلوق سے اپنی مرضی کے مطابق کام لے سکتا ہے۔ مخلوق اس کی محکوم فرمان ہوتی ہے نہ کہ وہ بعض کور باطنی اشخاص بزرگوں کے حالات قلمبند کرنے والوں پر یہ الزام لگا دیا کرتے ہیں۔ کہ وہ خوارق عادات کی روایتیں خود گھڑ لیتے ہیں سُبۡحٰنَکَ ھٰذَا بُھۡتَانٌ عَظِیۡمٌ۔

بخدا یہ ایک بدترین کذب و افترا ہے اور میں پھر یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتا کہ یہ لوگ بزرگوں کو اپنے پر قیاس کر لیتے ہیں۔ ھَلۡ یَسۡتَوِی الۡاَعۡمٰی وَ الۡبَصِیۡرُ۔ کبھی نابینا بینا کے برابر ہو سکتا ہے!

Marfat.com

نہیں اور ہرگز نہیں۔ جن لوگوں کو چشم بصیرت عطا ہی نہ ہوئی ہو۔ وہ رموز اہل باطن کیا سمجھ سکتے ہیں۔

منشی محمد الدین صاحب فوق نے جو حضرت داتا گنج بخش علیہ الرحمۃ کے سوانح عمری قلمبند کئے۔ اور خرق عادت کا کم ذکر کیا۔ تو ایک زمانہ ایڈیٹر نے آپ کی بڑی تعریف کی۔ کہ آپ نے برخلاف سنت اللہ واقعات معرض تحریر میں لانے سے اجتناب کیا۔ مگر اگر وہ بے بصیرت اڈیٹر غور کرتا تو اُسے معلوم ہوتا کہ حضرت داتا علیہ الرحمۃ جیسے جلیل القدر بزرگ کے ساتھ تو بآسانی کرامات منسوب ہوسکتی تھیں مگر کوئی بغیر سند کے کیوں تحریر کرتا۔ بزرگان دین اظہار کرامات پر مضطر ہوتے ہیں جب خداوند تعالے چاہتا ہے۔ ان سے خرق عادت ظاہر کرا دیتا ہے۔ ممکن ہے کہ حضور داتا علیہ الرحمۃ سے بہت سے خوارق ظہور پذیر ہوتے ہوں۔ مگر اسوقت کسی نے ان کو قلمبند نہ کیا ہو۔ پس یہی واقعہ اس امر کی دلیل ہے کہ بزرگوں کے حالات متبرکہ میں کذب و غلو کا دخل نہیں ہوتا۔

میں اس حقیقت کو اپنے خاندانی بزرگوں کے حالات سے ثابت کرسکتا ہوں۔ جد امجد پیر فرخ بخش صاحب نے اذکار قلندری میں اپنے ہردو بھائیوں (حضرت مراد شاہؒ اور قلندر شاہؒ) کی بزرگی کی تصدیق کی

Marfat.com

ہے حضرت موخر المذکر کی کئی کرامتیں لکھی ہیں۔ مگر اول الذکر کی کوئی تحریر نہیں کی۔ اگر کرامات کا ذکر بغیر وجود ہی کے کیا جاتا ہوتا۔ تو پیر مراد شاہ علیہ الرحمۃ کی طرف بھی کئی خوارق عادات منسوب کر دیئے جاتے۔ کیونکہ حضرت قلندر شاہؒ کو فیض زیادہ تر آپ ہی سے پہنچا تھا مگر نہ جناب فرح بخش صاحب کو ان کی کسی کرامات کا علم ہوا۔ اور نہ آپ نے بیان کی۔

حضرت شیخ الشائخ جناب ابوالحسن علی ہنکاری رحمۃ اللہ علیہ کی کسی کرامت کا ذکر ابھی تک میں نے کسی کتاب میں نہیں پڑھا پس اگر خرق عادت کا ذکر محض فعل اختراعی ہوتا۔ تو آج تک بیسیوں خوارق عادات ایجاد کر لئے جاتے۔ مگر چونکہ ایسا نہیں ہے۔ اس لئے ایسا نہیں ہوا۔ پس بہتان باندھنے والے سیاہ باطنوں کو بدظنی سے توبہ کر لینی چاہئے۔ اور کرامات کا انکار کر کے عذاب و نکال مول لینے سے ڈرنا چاہئے۔ وما علینا الا البلاغ

مجھے اس کتاب کی تیاری میں مفصلہ ذیل کتابوں کی ورق گردانی کرنی پڑی ہے:۔ (۱) مسالک السالکین فی تذکرۃ الواصلین (۲) قلمی اذکار قلندری (۳) قلمی نسب نامہ منظومہ حضرت پیر نبی بخش۔ (۴) شجرات المشائخ والاولیا مولفہ مولوی محرم علی صاحب چشتی (۵)

Marfat.com

مراد العاشقین (۶) سفینۃ الاولیا (۷) گنجینہ سروری (۸) شجرات فرمانروایانِ اسلام (۹) تاریخ الخلفا مولفہ حضرت جلال الدین سیوطی (۱۰) نسب نامہ کلاں (۱۱) تذکرہ ابونجیبؒ (۱۲) قلمی تذکرہ حمیدیہ۔ (۱۳) قلمی تذکرہ قطبیہ (۱۴) تاریخ ہندوستان۔ اگرچہ میں نے کوئی واقعہ بغیر تحقیق کے نہیں لکھا۔ پھر بھی میں ان صاحبوں کا نہایت ممنون ہونگا۔ جو مجھے میری کسی فروگذاشت سے مطلع فرمائیں گے۔

حاکسار

غلام دستگیر نامی جمعہ ۱۶ جمادی الاوّل ۱۳۳۳ھ

Marfat.com

حضرت ہنکاری کے قومی فضائل و مکارم

حضرت شیخ الشیوخ ابراہیم ابوالحسن علی ہنکاری رحمۃ اللہ علیہ چونکہ قرشی الہاشمی ہیں۔ اس لئے مناسب ہے کہ اس جگہ آپ کے شرف قومی کا اظہار کر دیا جائے۔ صحیح مسلم میں ہے:۔

(۱) اِنَّ اللّٰہ تعالےٰ اِصْطَفٰی کِنَانَہ مِنْ وُلْدِ اِسْمٰعِیْلَ وَ اصْطَفٰی قُرَیشًا مِنْ کِنَانَہ وَ اصْطَفٰی مِنْ قُرَیْشٍ ھَاشِمًا وَ اصْطَفَانِیْ مِنْ بَنِیْ ھَاشِمٍ۔ یعنی اللہ تعالےٰ نے اولاد اسمٰعیلؑ میں سے کنانہ کو برگزیدہ کیا۔ اور کنانہ سے قریش کو اور قریش سے ہاشم کو اور ہاشم سے نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو۔

(۲) حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کہ مجھ سے قوموں کی بابت کیا پوچھتے ہو۔ سنو تحقیق اللہ تعالےٰ نے سات آسمان پیدا کئے پس سب سے اوپر کے آسمان کو اپنا مسکن بنایا۔ اور باقیوں میں اپنی مخلوق آباد کی۔ اور سات زمینیں پیدا کیں۔ اور ان میں سے زمین بالا کو برگزیدہ کر کے اس میں خلقت کو بسا دیا۔ اور اس میں سے آدم کو چن لیا۔ پھر بنی آدم میں سے عرب کو برگزیدہ کیا۔ ان میں

Marfat.com

سے مضر کو۔ ان میں سے قریش کو۔ ان میں سے بنی ہاشم کو۔ ان میں سے مجھ کو (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پس میں تمام برگزیدگان میں سے برگزیدہ شدہ ہوں پھر فرمایا فَمَنْ اَحَبَّ الْعَرَبَ فَبِحُبِّیْ اَحِبَّھُمْ وَمَنْ اَبْغَضَھُمْ فَبِبُغْضِیْ اَبْغَضَھُمْ یعنے جس شخص نے عرب سے محبت کی ہے۔ تو میرے باعث ہی اُن سے محبت کی ہے۔ اور جس نے ان سے بغض رکھا ہے تو اس نے میرے باعث ہی اُن سے بغض رکھا ہے۔

(۳) حضرت جعفر ابن محمد رضی اللہ تعالےٰ عنہما اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کہ میرے پاس جبریل علیہ السلام نے آکر بیان کیا کہ یا محمد خداوند پاک نے مجھے بھیجا۔ اور میں نے زمین کو شرقاً و غرباً اور سہلاً و جبلاً چھان مارا۔ مگر مجھے کوئی ذی روح عرب سے اچھا دکھائی نہ دیا۔ پھر مجھے حکم ہوا کہ میں عرب میں نگاہ دوڑاؤں تو مجھے کوئی قبیلہ مضر سے بڑھکر دکھائی نہ دیا۔ پھر میں نے حسب الحکم ایزدی مضر میں چکر لگایا تو مجھے کوئی ذی حیات کنانہ سے برتر نہ ملا۔ پھر بہ تعمیل ارشاد باری جب میں نے کنانہ میں بنظر انتخاب دیکھا تو مجھے کوئی متنفس قریش سے بڑھکر دکھائی نہ دیا۔ پھر اللہ تعالےٰ نے مجھے ان میں

Marfat.com

طواف کرنے کا حکم دیا تو میں نے بنی ہاشم سے کسی کو برتر نہ پایا۔ پھر مجھے حکم ہوا کہ میں بنی ہاشم سے ایک کو منتخب کروں تو میں نے یارسول اللہ آپ سے بڑھ کر کسی کو بھی بہمہ صفت موصوف نہ پایا (ازمشکوۃ)

(۴) عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ النَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَیْشٍ فِیْ ھٰذَا الشَّاْنِ مُسْلِمُھُمْ تَبَعٌ لِمُسْلِمِھِمْ وَکَافِرُھُمْ تَبَعٌ لِکَافِرِھِمْ متفق علیہ حضرت ابوہریرہؓ راوی ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ اس امر (دین) میں لوگ قریش کے تابع ہیں۔ ان میں سے مسلمان ان کے مسلمانوں کے اور ان میں سے کافر ان کے کافروں کے تابع ہیں۔

(۵) شرح کبدانی میں ملا سعد الدین تفتازانی تحریر فرماتے ہیں اٰلِ الرَّسُوْلِ مِنْ حَیْثُ النَّسَبِ اٰلُ عَلِیٍّ وَّاٰلُ جَعْفَرٍ وَّاٰلُ عَقِیْلٍ وَّاٰلُ عَبَّاسٍ وَّاٰلُ حَارِثِ ابْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ۔ نیز کتاب سعادت نقل کنز العباد میں لکھا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ازروئے نسب علیؓ۔ جعفرؓ۔ عقیلؓ عباسؓ اور حارثؓ ابن عبد المطلبؓ کی اولاد میری آل ہے۔ اسی مضمون کی حدیث شفائے قاضی عیاض میں بھی منقول ہے

Marfat.com

(۲) فضل الخطاب میں لکھا ہے قال رسول اللہ صلی اللہ
لیہ وسلم حُرِّمَتِ الْجَنَّةُ عَلٰی مَنْ ظَلَمَ اَهْلَ بَیْتِیْ اَوْ اٰذٰی
شِیْرَتِیْ وَمَنْ صَنَعَ صَنِیْعَةً اِلٰی اَحَدٍ مِّنْ وُّلْدِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ
لَمْ یُجَازِهٖ عَلَیْهَا فَاَنَا اُجَازِیْهِ عَلَیْهَا اِذَا لَقِیَنِیْ یَوْمَ
لْقِیَامَةِ. فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ بہشت
س شخص پر حرام ہے جو میرے اہل بیت پر ظلم کرے۔ یا جو میرے
ا ندان کو ایذا پہنچائے۔ اور جو کوئی فرزندانِ عبد المطلب میں سے
سی ایک کے لئے کوئی کام کرے۔ اور وہ اسے عوض نہ دے تو
ل قیامت کے روز جب وہ مجھ سے ملیگا۔ تو میں اسے عوض دونگا
تنبیہ قریشی ہاشمی مذکورہ بالا اقوال سے مغرور نہ ہوں کیونکہ
محض عالی خاندان ہونا جب تک اعمال اچھے نہ ہوں کچھ قدر و
یمت نہیں رکھتا۔ اللہ پاک قرآن مجید میں فرماتا ہے وَجَعَلْنَا
کُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوْا اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰهِ
اَتْقٰکُمْ ترجمہ (اور ہم نے تمہاری جماعتیں اور قبیلے بنائے تاکہ
تم باہم پہچان رکھو دیگر۔ تحقیق اللہ کے نزدیک تم سب میں بزرگ
وہ ہے جو تم سب میں پرہیزگار ہو)

دیکھو جب حضرت نوح علٰی نبینا و علیہ السلام کا بیٹا غرق ہوتا

Marfat.com

علوِ قدر این قوم شرفناک | بود برتر زوصفِ عقل وادرک
سلامے عطرساں چوں نافۂ چیں | درودے چوں نسیم صبح مشکیں
نثارے تربت پرنور ایشاں | قرینِ روضۂ معمورِ ایشاں

ہاشمیوں کیلئے کیا کچھ حرام ہے:

از روئے احادیثِ صحیحہ آلِ حارث بن عبد المطلب اُن پنج آل میں سے ایک ہے۔ جن کو حضرت نبی علیہ السلام نے اپنی آل شمار کیا ہے۔ اوران کو لوگوں کے ایلچی بننے اور صدقہ وخیرات وزکوٰۃ لینے سے منع فرمایا اور خمس حیس یلست و پنجم حصہ کا حقدار ٹھیرایا ہے۔ صرف بنی ہاشم ہی کو نہیں۔ بلکہ ان کے غلاموں کو بھی زکوٰۃ لینا حرام ہے ؎

بشانِ محمد علیہ السلام | زکوٰۃ است برآلِ ہاشم حرام
بسند است آں قوم راایں شرف | کہ پاک اند چوں دُر بجوفِ صدف

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صدقہ وخیرات وغیرہ کو لوگوں کے مالوں کی میل بیان کیا ہے۔ جو ایک اعلیٰ درجہ کی قوم کے واسطے جائز نہیں۔ وہ قوم جو دوسروں کا دستِ نگر رہنے کی عادی

صفونہ(؟) کالعنیہ شیہ۔ مخالفت پر کمربستہ ہیں۔ اور کفار کی رسم ورواج کے پابند ہو کر شریعت ... سے علانیہ انکار کر دیتے ہیں۔

Marfat.com

ہو جائے۔ وہ ہمیشہ مقہور و مغلوب رہتی ہے۔ ہاشمیوں کو خود کمانا اور لوگوں کو کھلانا چاہیئے نہ کہ خود بیکار رہنا۔ اور دوسروں کی کمائی پر گذارا کرنا۔ ہمارے بعض بھائیوں نے محض نذر و نیاز کو اپنا ذریعہ معاش مقرر کر رکھا ہے۔ جو نہایت پستی کی علامت ہے وہ در بدر پھرنے کی ذلت گوارا کر لینگے۔ مگر کوئی ہنر کر کے اکتساب رزق کرنا اپنے لیئے موجب عار سمجھیں گے۔ اسی وجہ سے دوسروں کے اس قدر دست نگر ہو گئے ہیں کہ اپنے قومی خصائص کا ایک شائبہ بھی ان میں باقی نہیں رہ جتی کہ ان کے طرز معاشرت اور بود و باش پر ہندوانہ رنگ چڑھ گیا ہے جیسے گمان ہوتا ہے کہ وہ عربی النسل ہے ہی نہیں۔ خدا ہدایت دے

حضرت شیخ ہنکاری علیہ الرحمۃ کا شجرہ نسب

حضرت شیخ الشیوخ ابوالحسن علی ہنکاری کا سلسلہ نسب حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا زاد اور رضاعی بھائی حضرت زید الملقب بابی سفیانؓ بن حارث بن عبد المطلب سے ملتا ہے۔ ہماری خاندانی کتب تذکرہ حمیدیہ۔ تذکرہ قطبیہ اذکار قلندری۔ اور نسب نامہ مولفہ حضرت پیر نبی بخشؒ میں

Marfat.com

آپ کا سلسلۂ نسب سیدنا ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک یوں ملایا گیا ہے ۔

صدر الکرام ماحی بدعت وظلام عاشق واصل معارف کامل محبوب اللہ باری شیخ الشیوخ ابراہیم ابوالحسن علی ہاشمی النکاری رضی اللہ عنہ بن حضرت شیخ محمد جعفر بن حضرت شیخ یوسف بن شیخ محمد بن شیخ شریف عمر بن شیخ شریف عبدالوہاب بن حضرت ابوسفیان رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین ۔

افسوس مجھے باوجود کوشش بسیار اور کسی کتاب سے آپ کا شجرۂ نسب معلوم نہیں ہو سکا ۔ آپ کا مختصر تذکرہ کئی کتابوں میں ہے ۔ مگر مکمل شجرہ کہیں درج نہیں ۔ کتاب سفینۃ الاولیا مولفہ شہزادہ دارا شکوہ ۔ خزینۃ الاصفیا ۔ حدیقۃ الاولیاء اور گنجینہ سروری مولفہ مفتی حاجی غلام سرور صاحب مرحوم لاہوری سب کی سب اس بارے میں خاموش ہیں ۔ کتاب مسالک السالکین فی تذکرۃ الواصلین جلد اول میں صرف اسقدر لکھا ہے کہ نام آپ کا علی بن یوسف بن جعفر القرشی النکاری ہے ۔ اور کنیت ابوالحسن اور لقب شیخ الاسلام ۔

پچھلے سال قاری شاہ سلیمان صاحب سے جو اس بارے میں ذکر ہوا تو آپ نے فرمایا کہ میں نے خود بہت تلاش کی ہے ۔ مگر کہیں

Marfat.com

شجرہ نسب نہیں ملتا۔ اس لئے آپ نے مذکورہ بالا شجرہ کی نقل مجھ سے لے لی جسے دیکھ کر آپ نے فرمایا کہ اس میں سے چند بزرگوں کے نام مفقود معلوم ہوتے ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔

حضرت شیخ الہ آبادیؒ کے بزرگانِ خاندان

حضرت ابوسفیانؓ

حضرت ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ ابتداء اسی حال میں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان نہ لائے۔ اور مسلمانوں کی روز افزوں ترقی دیکھ کر روم میں چلے گئے۔ قیصر سے ملاقی ہوئے۔ اس نے دریافت کیا کہ تم کون ہو۔ جواب دیا میرا نام ابوسفیان ہے۔ اور حارث ابن عبدالمطلب کا بیٹا ہوں۔ قیصر نے کہا کہ اگر تم اپنے قول میں سچے ہو تو تم حضرت محمد بن عبداللہ کے چچا زاد بھائی ہوئے۔ یہ سنکر آپ بڑے متاسف ہوئے۔ اور دل میں کہنے لگے کہ کسے بچا کر میں روم میں پہنچا۔ افسوس مجھے تو یہاں کوئی پہچانتا نہیں۔ بلکہ اگر میری شناخت ہوتی ہے تو محمد کے طفیل ہی ہوتی ہے۔ اس واقعہ سے آپ کے دل میں اسلام کی محبت جاگزین ہوئی۔ اور حضور نبوی علیہ السلام میں حاضر ہو کر تقصیرات ماضی سے معافی چاہی

Marfat.com

ذاتِ رؤف الرحیم نے بخندہ پیشانی وسے دی۔ اور آپ کی تمام سابقہ گستاخیوں کو جو بصورت ہجو گوئی وغیرہ آپ سے سرزد ہوئی تھیں نظر انداز کر دیا۔ پس اس دن سے آپ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب کے زمرہ میں شمار ہونے لگے۔ اور ہمیشہ آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر رہ کر سعادت دارین سے بہرہ اندوز ہوتے رہے۔ چنانچہ جنگِ حنین میں آپ نے بمقابلہ کفار بڑے بڑے کارہائے نمایاں کئے۔ اس جنگ میں جب مسلمان کثرت کفار سے مرعوب ہو کر بھاگ رہے تھے اس وقت جن اصحاب نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ساتھ دیا تھا۔ ان میں سے ایک ابو سفیان بن حارث تھے۔

جنگِ حنین

جب آنحضرتؐ یہ رجز پڑھ رہے تھے۔ اَنَا النَّبِیُّ لَا کَذِبْ اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ یعنی نبی ہوں۔ اور اپنے قول میں سچا ہوں میں عبدالمطلب کا فرزند ہوں۔ محمد بن اسحٰق شیبہ بن عثمان بن ابی طلحہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب آپ حنین کی طرف روانہ ہوئے میں اس نیت سے ساتھ ہو لیا کہ موقعہ پا کر آپ سے اپنے باپ اور بھائی کا انتقام لوں گا۔ چنانچہ جب گھمسان کا رن پڑا اور مسلمان منہزم ہونے

لگے میں نے دیکھا کہ حضرت رسول کریم اونٹ سے نیچے اترے ہوئے ہیں پس میں نے تلوار کھینچ کر دائیں جانب سے آنحضرتؐ پر حملہ کرنا چاہا مگر ادھر حضرت عباسؓ بن عبد المطلب کو مستعد کھڑا پایا۔ جو آنحضورؐ پر سے گرد دور کر رہے تھے میں نے سوچا کہ یہ آپؐ کے چچا ہیں میں اس طرف سے کامیاب نہیں ہو سکتا۔ پس میں نے بائیں جانب سے تکمیل ارادہ کا قصد کیا مگر ادھر آپ کے چچا زاد ابو سفیان بن حارث کو موجود پایا۔ اس جانب سے بھی مایوس ہو کر پیچھے عقب سے حملہ کرنے کو بڑھا۔ جب شمشیر کھینچ کر وار کرنے ہی کو تھا تو خدا نے میرے اور اپنے درمیان ایک بجلی جیسا تیز شعلۂ آتش دکھائی دیا جو قریب تھا کہ مجھے جلا دے۔ میں نے [illegible] خوف کے ہاتھ اپنی آنکھوں پر رکھ لئے۔ آنحضرتؐ نے مجھے اس حالت میں دیکھ کر فرمایا۔ اِذْهَبْ عَنِ الشَّيْطَان (شیطان سے دور ہو جا) میرے دل سے تمام خیالات مخالفت دور ہو گئے۔ اور میں نے کفار سے لڑنا شروع کر دیا۔ بخدا اگر اس وقت میرا باپ زندہ ہوتا۔ اور حضور علیہ السلام کے مخالف لڑنے آتا۔ تو میں اسے بھی قتل کر دیتا۔

ارشادِ نبوی

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے السفیانا سیدا الفتیانِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ (ابو سفیانؓ نوجوانانِ جنت کے سردار ہیں۔)

Marfat.com

مزار

حضرت ابوسفیانؓ کا مزار مدینہ منورہ میں قبہ حضرت عقیل بن عبدالمطلب میں ہے۔

ترجمہ مرثیہ

شیخ شہر اللہ جامع حالات حضرت سلطان جہاالدین حاکم فرماتے ہیں کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات پر حضرت ابوسفیانؓ بن حارث بن عبدالمطلب نے عربی میں مرثیہ کہا تھا۔ جس کا ترجمہ یہ ہے:۔

زہے خواب بر چشم من بستہ شد ۔۔۔ ز درد این تن زار من خستہ شد
دلم ہست بریان و جانم گداز ۔۔۔ کہ روز مصیبت رسیدہ دراز
بجز گریہ ہمدم ندارم کسے ۔۔۔ ازاں دم بدم سیل رانم بسے
دراں شب مصیبت بما سخت گشت ۔۔۔ کہ پیغمبرؐ ما ز دنیا گذشت
ازیں صاعقہ شد بسے دل کباب ۔۔۔ وزیں واقعہ شد جہانہا خراب
دریغا کہ بن بعد روح الامیں ۔۔۔ نیاید بہ پیغام روئے زمیں
دریغا کہ پیغمبر ما برفت ۔۔۔ رہا کرد ما را وتنہا برفت
رسولے کہ زو شد زدلہائے دود ۔۔۔ بقرآں رہ امتاں سے نمود
اگر فاطمہؓ زار گریدروا است ۔۔۔ وگر ہست مردن دریں غم سزا است

Marfat.com

ولے چوں رہے ستے تقدیر نیست   بجز صبر و درماں و تدبیر نیست

ہمے سازد و رسند وے زاہداں   کہ ہشت پدر بہترین جہاں

گر از تو نہاں شد بصورت چہ باک   کہ او زندہ است اندریں خاک پاک

سوز دل فاطمہ رضؓ

حضرت بی بی فاطمہ رضؓ کی زبان سے جو کچھ نکلا ان کو ان اشعار

میں قلمبند کیا گیا ہے ؎

ہر آنکس کہ ایں روضۂ پاک را   ببوسد ببوید ہمے خاک را

مشامش معطر کند آں زمیں   دگر مشکِ اذفر نبوید یقیں

اگر ایں حوادث کہ بر من رسید   دگر ایں ... بر ... آنجم ...

ہمے بر رخ روز آید ز سوز   شود تیرہ چوں لعلِ شب ہائے روز

حضرت ابوسفیان رضؓ کے بھائی

سیدنا ابوسفیان رضؓ کے تین بھائی تھے (۱) شیخ المہاجرین حضرت عبیدہ رضؓ جو غزوۂ بدر میں شہید ہوئے۔ ان کے شہید ہونے کی کیفیت یہ ہے کہ کفار نوسو پچاس ۹۵۰ سپاہی سات سو شتر سوار لیکر چڑھ آئے۔ مسلمانوں کے پاس صرف تین سو دو ۳۰۲ نمازی ستر شتر سوار دو اسپ۔ چھ زرہیں اور آٹھ تلواریں تھیں۔ لشکر مشرکین میں سے عتبہ بن ربیعہ۔ شیبہ بن ولید اور ولید بن عتبہ نے میدان میں آکر

مبارز طلب کئے۔ اوصرسے تین مردانِ میدان قبیلہ انصار سے
مقابلہ کو نکلے۔ دشمنوں نے دیکھکر پوچھا کہ تم کون ہو۔ انہوں نے
کہا ہم انصاری ہیں۔ مشرکوں نے جواب دیا۔ ہم اپنے ابنائے اعمام
کو طلب کرتے ہیں" چنانچہ ان میں سے ایک نے آواز بلند کہا "اے
محمد (صلعم) ہمارے ساتھ لڑنے کے لیئے ہماری کفو کے آدمی بھیجو"
حضور علیہ السلام نے حضرت عبیدہؓ۔ حمزہؓ اور علیؓ کو مقاتلہ کا حکم
دیا جو فوراً علی الترتیب عتبہ۔ شیبہ اور ولید کے مقابل جا ڈٹے
حضرت علیؓ اور حمزہؓ نے تو اپنے حریفوں کو جہنم واصل کر دیا مگر
عبیدہؓ اپنے مقابل کے سخت مجروح ہو گئے۔ جسے حضرت
علیؓ اور حمزہؓ نے فی النار کر دیا حضرت عبیدہؓ اٹھا کر جناب سرور
عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور میں لائے گئے۔ آپکی پنڈلی
سے مغز نکلا ہوا تھا۔ حضورؐ کو دیکھکر عرض کیا کہ جناب رسالت پناہ
میں جو میدانِ کارزار میں جان بحق تسلیم نہیں ہوا۔ شہادت کے
درجہ پر فائز ہوا ہوں یا نہیں؟ حضورؐ نے فرمایا کہ اے عبیدہؓ
خوش ہو کہ تم شہیدوں کے سر دفتر ہو۔ پس آپ بدر سے واپس
آتے ہوئے بمنزلہ ردحا جان بحق تسلیم ہو گئے (ماخوذ از قلمی
اذکار قلندری بحوالہ پیغمبر نامہ منظومہ سیوا) ۞ دوسرے بھائیوں

53396

Marfat.com

کے نام نوفل اور مغیرہ تھے ۔ ایک اور بھائی طفیل نامی بھی تھے ۔

فرزندان سیدنا ابوسفیان رضؓ

حضرت ابوسفیان رضؓ کے چار بیٹے تھے (۱) حضرت عبدالواحد رضؓ جو حضرت خواجہ حسن بصری رحؒ کے خلیفۂ دوم تھے ۔ آپ نے خواجہ کمیل ریا کمیل ابن زیاد سے بھی خرقۂ خلافت پہنا تھا ۔ اور ارادت سے پہلے چالیس سال آپ نے مجاہدہ کیا تھا ۔ آپ ہمیشہ صائم رہتے تھے ۔ اور تین دن کے بعد افطار کیا کرتے تھے ۔ آپ ۲۷ صفر ۱۷۷ھ کو بصرہ میں جہان بحق تسلیم ہوئے (۲) حضرت شیخ شریف عبدالوہاب رضؓ (۳) جعفر رضؓ (۴) ربیعہ رضؓ (ایک کتاب میں ان کو ابن حارث لکھا ہوا ہے) حضرت (۲) ہی کی اولاد سے شیخ ابوالحسن ہنکاری ہیں

اجداد شیخ ابوالحسن

حضرت شیخ عبدالوہاب رضؓ بن زید اپنے بھائی عبدالواحد رضؓ بن زید سے صحبت رکھتے تھے ۔ اپنی قوم میں شریف اور عزیز تھے ۔ احکام شریعت پر قائم ۔ ورع و پرہیز میں یگانۂ عصر اور عشق خدا او محبتِ مولا میں منتہائے روزگار تھے ۔

حضرت شیخ عمر رضؓ اپنے والد بزرگوار شیخ شریف عبدالوہاب رضؓ سے صحبت رکھتے تھے ۔ آپ صاحب علم و حلم تھے اور فقر و فنا میں

Marfat.com

آپ کا مرتبہ بہت بلند تھا ؎

ہر دم و آن با خدا مے بود　　از کدورات باصفا مے بود
سرِ توحید داشت در دلِ خویش　　درد در سینہ داشت بیش از بیش

حضرت شیخ محمدؒ اپنے پدر رعالی قدر شیخ عمرؒ سے فیض یافتہ تھے۔ آپ سلیم الطبع اور رقیق القلب مرد تھے ؎

ہر زماں رہ سوے خدا میداشت　　چشم حق الیقین وامیداشت
سینہ از عشق داشت مالا مال　　دل پر از یادِ ایزدِ متعال
یکدم از یادِ حق نہ خالی بود　　محرمِ سرِ لایزالی بود

حضرت شیخ یوسفؒ اپنے والد ماجد شیخ محمدؒ سے صحبت رکھتے تھے۔ آپ مردِ صاحب ورد تھے۔ عشق خدا سے اپنا دل لگائے ہوئے اور محبت مولےٰ میں دل وجان باختہ تھے ؎

دُر دریائے لاابالی بود　　مظہرِ عشقِ لایزالی بود
نکتہ دانِ علوم فضل وکمال　　حاملِ جلوۂ جمال وجلال
نو بہارِ حدیقۂ اسرار　　نو گلِ گلشنِ اولو الابصار
جوشِ مواجِ بحرِ عرفاں بود　　راز دارِ رموزِ سبحاں بود
حبِ غیراز خدا بسینہ نداشت　　خوئیش را درمیان خودنگذاشت
تاکجا وصفِ او کنم تحریر　　ہست افزوں زحیطۂ تحریر

Marfat.com

یوسفِ مصرِ شوقِ مولے بود
زاں سبب گوئے حسن وعشق ربود

حضرت ممدوح یعنے حضرت شیخ یوسفؒ نے بنی امیہ کی ہرج مرج سے جو حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہل بیت کے ساتھ وقوع پذیر ہوئی ۔ مدینہ منورہ کی سکونت چھوڑ کر جبل ہنکار کی اقامت جو قبۃ الاسلام بغداد شریف کے حوالی میں ہے ۔ اختیار کرلی اکثر اہل طلب کو ان سے حسب القسمت ہنکار میں فیض دوجہانی اور دولت جاودانی حاصل ہوئی ۔

حضرت شیخ محمدؒ اپنے پدر بزرگوار شیخ یوسفؒ سے فیض یاب ہوئے ۔ آپ اپنے وقت کے اوحد دہر اور فرید عصر تھے ۔ جو جو ریاضتیں اور مجاہدے اس سالک طریق طریقت نے کئیے ان کی تحریر سے قلم دوزبان عاجز وقاصر ہے ؎

کمیتِ کلک را قدرت کجا تا اندریں میدان
بصد چالاکی وچستی اگر خواہد کند جولاں
کہ خنگِ وہم از پویہ دریں وسعت فرو ماند
چہ یارائے تفکر را دریں رہ اسب خود راند
مگر برحسب قدر خویشتن آمد ضرورا اینجا
کہ در میدانِ وصف او جہانم اسب ہمت ماند

Marfat.com

ہمیشہ لازم احوالِ ذاتِ آن ولی بودہ
کہ جز ذاتِ خدا ایک دم دریں عالم نیاسودہ
شمردے ہر دمے خود روز و شب باسمِ ذاتِ او
گہے مشغولِ ذاتِ او گہے محوِ صفاتِ او
گہے مستغرقِ وحدت گہے در کثرتش حیران
گہے ترسان ز قہرِ او گہے بر رحمتش نازاں
بہر احوال سازش با خدا اعراض از دنیا
رجوعِ خاطرش پیوستہ اندر حضرتِ مولیٰ

حضرت شیخ محمد پر ایک یہ لطفِ ایزدی ہوا کہ آپ کی صلب سے شیخ الشیوخ حضرت ابوالحسن ہنکاری جیسے فرزند گرامی متولد ہوئے۔

حضرت شیخ ابراہیم ابوالحسن علی ہنکاری رضہ

کسی کتاب میں آپ کا نام محمدؒ بن محمودؒ کسی میں علیؒ بن محمودؒ۔ کسی میں علی بن یوسف۔ اور کسی میں علی بن محمدؒ لکھا ہوا ہے ہماری خاندانی کتب میں ابراہیم مندرج ہے۔ ممکن ہے کہ آپ کا نام ابراہیم لقب یا کنیت ابوالحسن اور باپ کا نام علی ہو۔ مگر چونکہ اکثر کا اس بات

Marfat.com

پر اتفاق ہے کہ آپ کا نام نامی علیؒ ابن محمدؒ ہے۔ اسی لئے یہی درست سمجھنا چاہیئے۔ مسالک السالکین میں آپ کے دادا کا نام جعفر لکھا ہے مگر نسب نامہ پیرنی بخش معین مسطور ہے کہ شیخ محمدؒ کا نام ہی جعفرؒ ہے غالباً محمد جعفر میں اضافت کر کے اسے ایک ہی نام تصور کر لیا گیا ہے۔ آپ در ۴۰۹ھ ہنکار میں عالم ظہور میں آئے۔ مسالک السالکین میں لکھا ہے کہ ہنکا۔ موصل میں ایک گاؤں ہے۔ اس وقت بغداد میں عباسیہ خاندان کے پچیسویں ۲۵ خلیفہ القادر باللہ کی (جو ۳۸۱ھ سے ۴۲۲ھ تک تخت خلافت پر رہا) حکومت تھی۔ یہ خلیفہ صاحب دیانت۔ تہجد خواں اور بڑا فقیہہ تھا۔ اس نے ایک کتاب فضائل صحابہ اور تکفیر معتزلہ وغیرہ میں لکھی تھی۔ آپ کی پیدائش سے انیس سال پیشتر تک ہسپانیہ (سپین) جس کو ۹۱ھ میں مسلمانوں نے فتح کیا تھا۔ بنی اُمیہ کے ایک ہی زبردست خلیفہ کے زیر اقتدار چلا آتا تھا۔ مگر اب اس میں اختلافات اور انقلابات کا بازار گرم ہو چلا تھا۔ اور اس میں مسلمانوں کی چھوٹی چھوٹی خود مختار سلطنتیں قائم ہو گئی تھیں۔ بہرحال یہ وہ زمانہ تھا جبکہ اہل اسلام بحر الکاہل سے لے کر دریائے سندھ تک اور سپین سے دریائے نیل کی آبشاروں تک فرمانروا تھے۔

Marfat.com

افسوس مجھے معلوم نہیں ہوسکا کہ آپ نے علم ظاہری حاصل کرنے کے لئے کس اُستاد کے سامنے زانوئے شاگردی تہ کیا۔ مگر چونکہ آپ بلقب شیخ الاسلام مشہور ہیں۔ اس لئے یہ بات یقینی ہے کہ آپ اپنے وقت کے فاضل اجل اور عالم بے بدل تھے آپ کا زہد و اتقا مسالک السالکین میں مرقوم ہے کہ "آپ مقتدائے اہلِ زمان اور مشائخ دوران سے اور بڑے صاحبِ کرامات وخوارقِ عادات اور صائم الدہر وقائم اللیل تھے منقول ہے کہ آپ بعد تین روز کے لقمہ طعام کھاتے تھے۔ اور نماز عشاء و تہجد کے درمیان دو ختم قرآن کرتے تھے"۔

شیخ ابوالحسن کے زمانہ میں خلافت بغداد کی حالت

بغداد کی خلافت کا صرف نام ہی نام باقی رہ گیا تھا کبھی یہ سلطنت ایک ہی خلیفہ کے زیرنگین ہونے کی وجہ سے عروج و اقتدار میں اپنا ثانی نہیں رکھتی تھی۔ مگر اب اس میں زوال آگیا تھا۔ اب یہ کثیر التعداد خاندانوں میں بٹ گئی تھی جن میں سے کوئی خاندان سوائے خلفائے فاطمیہ مصر کے شہنشاہی کے استحقاق کا دعوے نہیں کرسکتا تھا ہسپانیہ۔ افریقہ بعہد وقت

Marfat.com

صوبہ مصر مدت سے تخت بغداد کی حلقہ بگوشی سے آزاد ہو چکے تھے شام کا شمالی حصہ اور الجزیرہ عرب سرداروں کے قبضہ میں تھا جن میں سے بعض شاہی خاندانوں کے بانی ہوئے۔ ایران خاندان بوَیہ کے مختلف شہزادوں میں منقسم تھا جن کے خیالات تشیع نے کٹھ پتلی خلفائے بغداد کی برائے نام عظمت بھی باقی نہ رکھی تھی۔ یہ خاندان ایک دوسرے پر حملہ آور ہونے سے عام طور پر اسلامی قوت کو ضعیف کرتے رہتے تھے۔ مسلمانوں کے اس پولیٹکل ضعف و نفاق کو دور کرنے کے لئے اس وقت نہایت قوی الاثر دوا کی ضرورت تھی جو سلاجقہ اتراک کی ذات سے حاصل ہو گئی۔ یہ ترک مشرف باسلام ہونے سے پیشتر بالکل کندۂ ناتراش خانہ بدوش تھے۔ اور شہری زندگی کی انہیں خبر بھی نہ تھی۔ مگر خداوند تعالیٰ کو انہیں اوج کمال پہ پہنچانا اور اسلامی حکومت کو نابود ہونے سے بچانا منظور تھا۔ پس انہیں دولت اسلام سے مالا مال کر دیا گیا جس سے انکی کایا پلٹ ہو گئی یہ لوگ مسلمانوں کی مرتی ہوئی سلطنت میں از سر نو روح پھونکنے کے لئے بڑھے۔ اور فی الواقعہ اپنی کوشش میں کامیاب ہوئے۔ سلاجقہ برق و باد کی طرح ایران۔ الجزیرہ۔ شام اور ایشیائے کوچک سے گذرے جس ملک نے مزاحمت کی اسے تاخت و تاراج کر ڈالا

Marfat.com

اور جس سلطنت سے دوچار ہوئے اسے اپنے زیر اقتدار کر لیا۔ ان فتوحات کے سیلاب کا یہ نتیجہ ہوا کہ اسلامی ایشیا افغانستان کی مغربی سرحد سے جس سے پرے محمود غزنوی کا خاندان حکمران تھا۔ بحیرۂ روم تک پھر ایک بادشاہ کے قبضہ میں آگیا۔ اور عیسائیوں کی بازنطائن سلطنت کی پیشقدمی کا انسداد ہو گیا۔

خاندان سلاجقہ میں سے دو بھائی طغرل بیگ و چغر بیگ اتنے طاقتور ہو گئے کہ وہ خراسان پر حملہ کرنے کے قابل ہو سکے۔ چنانچہ غزنوی افواج کو چند بار شکست دینے کے بعد وہ بعض بڑے بڑے شہروں پر متصرف ہو گئے ۴۲۹ھ میں مرو کی مساجد میں چغر بیگ داؤد کا خطبہ شہنشاہ کے خطاب سے پڑھا گیا۔ اور اسی طرح اس کے بھائی طغرل بیگ کا نیشاپور میں۔ ہر بلخ جرجان خوارزم اور طبرستان کا بھی بسرعت الحاق ہو گیا۔ ۴۳۳-۴۳۴ھ میں جبل ہمدان۔ دینا فار حلوان۔ رے۔ اصفہان مفتوح ہوئے طغرل بیگ ۴۴۷ھ میں بغداد میں داخل ہوا۔ اور اس شہر خلافت میں بخطاب سلطان اس کے نام کا اعلان ہوا۔ ۴۵۴ھ میں خلیفہ القائم بامر اللہ نے ردو کد بسیار اور امکانی کوشش مدافعت کے بعد اپنی بیٹی کی شادی طغرل بیگ

Marfat.com

سے کردی جو اپنی قسم کی پہلی شادی تھی۔ کیونکہ اب تک کوئی عباسیہ کسی غیر سے نہیں بیاہی گئی تھی۔ حتیٰ کہ بنی بویہ جیسے با اقتدار حکمراں بھی اپنی اس قسم کی آرزو میں کامیاب نہیں ہو سکے تھے۔ حضرت جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ یہ لکھکر۔ فرماتے ہیں کہ "اب تو یہ حال ہے کہ ہمارے زمانہ کے خلیفہ نے محض نائب السلطنت کے دباؤ میں آکر اس کے ایک غلام سے اپنی بیٹی کا عقد کر دیا ہے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْن" طغرل بیگ ہی نے فقیہوں کے سب سے پہلے مشہور مدرسہ نظامیہ کی بغداد میں بنیاد رکھی۔ جو اس کی وفات کے چار برس بعد ۴۵۹ھ میں مکمل ہو گیا اور شیخ ابو اسحاق شیرازی اس کے مدرس اعلیٰ مقرر ہوئے۔ اسی مدرسہ نظامیہ ہی کے شاگرد شیخ سعدی علیہ الرحمۃ تھے جو فرماتے ہیں ؎

مرا در نظامیہ ادرار بود — شب و روز تلقین و تکرار بود

۴۶۳ھ میں سلطان الپ ارسلان جانشین طغرل بیگ نے بحیثیت سپہ سالارِ خلیفہ بغداد بادشاہ روم کو شکست دے کر گرفتار کیا۔ مگر پھر مال کثیر لے کر پچاس برس کے لئے صلح کر کے اور سجاآوری حکم خلیفہ کا عہد لے کر اسے رہا کر دیا۔ ۴۶۵ھ میں

Marfat.com

سلطان الپ ارسلان نے مقتول ہو کر ملک شاہ الملقب جلال الدولہ کے لئے جگہ خالی کی۔ ۴۶۶ھ میں دجلہ میں اس قدر طوفان آیا۔ کہ ایک لاکھ مکان تباہ ہو گئے۔ دو مرتبہ نماز جمعہ کشتیوں میں ادا کی گئی۔

۴۶۷ھ میں خلیفہ نے ۴۵ سال سلطنت کر کے وفات پائی۔ اور اس کی جگہ المقتدی بامر اللہ خلیفہ مقرر ہوئے۔ جو بڑے دیندار متقی۔ قوی النفس اور عالی ہمت شخص تھے اس وقت سپین اور مراکش پر یوسف بن تاشفین کی حکومت تھی اس نے خلیفہ سے سلطان کا لقب لینا اپنے لئے باعث سعادت سمجھا۔

۴۸۳ھ میں باب ابرز کے پاس بغداد میں ایک مدرسہ بنا جس کے مدرسہ ابو بکر شاشی مقرر ہوئے ۴۸۴ھ میں ملک شاہ سلجوقی بغداد میں آیا۔ اور ایک بڑی جامع مسجد بنوا کر اصفہان چلا گیا۔ مگر پھر ۴۸۵ھ میں آکر خلیفہ کو کہلا بھیجا کہ فوراً بغداد کو خالی کر کے جہاں سینگ سمائیں چلے جائیں آپ نے بہزار دشواری دس روز کی مہلت حاصل کی۔ اس مدت میں آپ نے روزے رکھے۔ اور بعد از افطار خاک پر بیٹھ کر ملک شاہ سے مخلصی کی دعا مانگی جو مقبول ہوئی۔ چنانچہ وہ بیمار ہو کر مر گیا۔ اور خلیفہ کی

Marfat.com

یہ کرامت دور و نزدیک مشہور ہو گئی۔

حضرت شیخ ابوالحسن علی ہنکاری رح کے زمانہ میں ہندوستان میں اشاعت اسلام

جس وقت شیخ ہنکاری پیدا ہوئے اس وقت سلطان سبکتگین کے خلف الرشید سلطان محمود کے ذریعہ جسے خلیفہ بغداد نے یمین الدولہ کا خطاب عطا کیا تھا۔ بڑے زور و شور سے ہو رہی تھی۔ چنانچہ کشمیر و پنجاب کی تسخیر کے بعد قنوج اور متھرا میں بھی ۴۰۸ھ میں خدائے واحد کے نام کی منادی ہو چکی تھی۔ ۴۱۵ھ جبکہ شیخ ہنکاری چھ سال کے تھے سلطان موصوف نے سومنات کے بتکدہ کو نعرہ تکبیر سے سرنگوں کر دیا اور بت فروش بننے سے بت شکن کہلانے کو ترجیح دی ۴۲۹ھ میں ہانسی اور سونی پت سلطان مسعود کے ہاتھوں اسلامی غزنوی سلطنت میں شامل ہوئے

جب ۴۳۱ھ میں حضرت شاہ حسین زنجانی علیہ الرحمۃ دین حقہ کی منادی کر کے واصل بحق ہو گئے۔ تو ان کے پیر بھائی حضرت شیخ علی ہجویری المشہور داتا گنج بخش علیہ الرحمۃ دین برحق کی تبلیغ

Marfat.com

کے لیئے مامور ہوئے۔ اور خلق اللہ کو اپنے فیضان باطنی سے مستفیض کر کے در ۴۶۵ھ شہر لاہور میں جو سلاطین غزنوی کا دارالخلافہ تھا شاہد حقیقی سے جا ملے۔

حضرت ابوالحسن علی ہنکاری کے زمانہ حیات میں ممالک محروسہ ہندوستان مفصلہ ذیل غزنوی بادشاہوں کے زیر اقتدار رہے

محمود یمین الدولہ ۴۲۱ - محمد جلال الدولہ ۴۲۱ھ - مسعود اول ناصر الدین اللہ ۴۳۲ھ
مودود شہاب الدولہ ۴۴۰ھ - مسعود ثانی ۴۴۰ھ - علی ابوالحسن بہاؤ الدولہ ۴۴۰ھ -
عبدالرشید اعز الدولہ ۴۴۴ھ - فرخ زاد جمال الدولہ ۴۵۱ھ - ابراہیم ظہیر الدولہ ۴۵۱ - ۴۹۲ھ

اسی بادشاہ کے عہد میں جناب شیخ الشیوخ رضی اللہ عنہ نے وصال پایا۔

شیخ ہنکاری رض کے وصال کے بعد مسلمانوں پر مصیبت کا نزول

دیندار خلیفہ بغداد المقتدی بامر اللہ کی وفات سے ایک سال پہلے جبکہ شیخ عبدالقادر جیلانی رض ابھی پندرہ برس کے تھے حضرت شیخ الشیوخ ابوالحسن علی ہنکاری رض واصل بحق ہوئے۔ اس وقت غزنی اور پنجاب وغیرہ میں سلطان ابراہیم ظہیر الدولہ کی مصر وغیرہ میں مستنصر ابو تمیم کی۔ اور سلاجقہ کی مملکت پر

Marfat.com

ناصر الدین محمود ابن ملک شاہ کی حکومت تھی۔ آپ کے وصال کے بعد سلاجقہ کی عظیم الشان سلطنت مختلف حصوں میں منقسم ہو گئی ۔ ۴۹۰ھ میں نیقیہ پر فرنگیوں نے قبضہ کر لیا۔ اور یہی سب سے پہلا شہر تھا جو ان کے قبضہ میں آیا۔ اور اس میں اپنی حسب مرضی کفر پھیلایا۔ اور قتل و غارت کا بازار قرب و جوار میں خوب گرم کیا۔ کہتے ہیں کہ والئے مصر نے سلجوقیوں کی بڑھتی ہوئی طاقت کو روکنے کے لئے فرنگیوں کو بلا بھیجا۔ مگر ہر طرف سے لوگ ان کے برخلاف اٹھ کھڑے ہوئے۔ اس سے دو سال بعد اصفہان میں باطنیوں کا خوب زور پھیل گیا۔ اور فرنگیوں نے ڈیڑھ ماہ کی قلعہ بندی کے بعد بیت المقدس کو فتح کر لیا۔ اور ستر ہزار آدمیوں کو قتل کر ڈالا۔ ان میں بہت سے علماء عباد و زہاد بھی شہید ہوئے بہت سے مشاہد ڈھا دیئے گئے۔ اور بے شمار یہودیوں کو ایک گنیسہ میں جمع کر کے آگ لگا دی۔ بقیۃ السیف نے بغداد میں آکر ان دلخراش واقعات کا ذکر کیا۔ شعرائے نے مرثیے لکھے۔ جن کو سنکر لوگوں میں جوش پھیل گیا۔ بادشاہوں کو غیرت دلائی گئی۔ جنہوں نے اتفاق کر کے ظالموں کو بیت المقدس سے بیک بینی و دو گوش نکالدیا۔ والحمد للہ علےٰ ذالک۔ مگر پھر فرنگیوں نے

Marfat.com

سروج، حیفا، ارسوف اور قیساریہ پر ۴۹۴ھ میں قبضہ کر لیا۔ اور عراق میں باطنیوں نے خروج کر کے سینکڑوں بے گناہوں کے خون سے اپنے ہاتھ رنگے۔ قصہ مختصر شیخ علیہ الرحمۃ کی وفات کے بعد مسلمانوں کے باہمی نفاق سے فائدہ اٹھا کر کافروں اور بے دینوں کو قتل و غارت کا موقع مل گیا۔ جن کا قلع قمع ۵۸۳ھ سلطان صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ علیہ کے دست کفر شکن سے ہو گیا۔

تاریخہائے انتقال شیخ الشیوخ حضرت ابراہیم ابوالحسن علی ہنکاری

بو الحسن آں رہبر دین رسول — چوں ز دنیا گشت راہی جناں

آفتاب آمد دگر تاج عطا (۴۸۶) — سال وصل آں شہ والا مکاں (۴۸۶)

سرور ہادی بگو اے خوش خصال — شاہ طیب بوالحسن داں اے جواں (۴۸۶)

ہم شہ عادل امام اولیا — قطب ربانی ولی اللہ خاں (۴۸۶)

گفتہ ام اہل محبت اے عزیز (۴۸۶) — باز مہتاب ازل کردم بیاں (۴۸۶)

یہ تاریخیں کتاب گنجینہ سروری میں مندرج ہیں۔ سفینۃ الاولیا مؤلفہ شہزادہ دارا شکوہ میں تاریخ محرم ۴۸۶ھ درج ہے۔

Marfat.com

اور کتاب مسالک السالکین میں لکھا ہے کہ "آپ یکم محرم ۴۸۶ھ کو بعہد خلافت المستظہر باللہ خلیفہ بست و ہشتم عباسی کے جنت کو سدھارے۔ بعض نے وصال آپ کا ۴۸۴ھ یا ۴۸۵ھ میں لکھا ہے۔ مزار پُرانوار بغداد میں ہے"۔ جیسے کہ میں پہلے لکھ چکا ہوں۔ آپ نے خلیفہ مقتدی بامر اللہ کے عہد میں وصال پایا کیونکہ خلیفہ مستظہر کا سالِ جلوس ۴۸۷ھ ہے۔ تاریخ رحلت یکم محرم ۴۸۶ھ ہی اصح سمجھنی چاہیئے۔ کیونکہ اسی پر مورخین کا اتفاق ہے۔

جنابِ شیخ المشائخ کے متعلق قلمی ذکار قلندری سے اقتباس

محبوب اللہ الباری شیخ ابراہیم المشہور ابوالحسن علی ہاشمی عرف وایقان کے مربع نشین۔ جلوہ ہائے جمال کے مظہر تجلیات جلال کے مصدر۔ علم ادب کے اعلم۔ اسرار رب کے کاشف۔ بازار ذوق وشوق کی رونق تھے۔ ابتدا میں آپ اپنے پدر بزرگوار شیخ محمد کے ساتھ صحبت رکھتے تھے۔ آپ بڑے اولوالعزم شیخ تھے اس شیخ عالی درجت کے فیضانِ خدمت سے اکثر طالبانِ حق نے

محبان محبوب مطلق اپنے مقصود کو پہنچ گئے۔ چنانچہ آشنائے بحر توحید حضرت شیخ ابوسعید مبارک مخزومیؒ جو جناب فیض مآب حضرت محبوب سبحانی قطب ربانی غوث الصمدانی محی الدین عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے پیر بیعت ہیں۔ آنجناب یعنے شیخ ابوالحسن علی ہنکاریؒ کی خدمت میں اٹھارہ سال خدمت گذاری اور فرمانبرداری کر کے اور محنتیں اُٹھا کر مسند ارشاد پر متمکن ہوئے ؎

آن شیخ مشائخانِ اکمل — کو بود بعہدِ خویش افضل
سرچشمۂ فیضِ جاودانی — دانندۂ لفظ ہم معانی
دانائے رموزِ عشق بازی — آگاہ ز رمزِ جانگدازی
بازارِ محبتِ الٰہی — زو یافتہ رونقِ کماہی
رنگِ گلِ بوستانِ طلاب — در کشتنِ نفس تیغ راآب
سلطانِ سریرِ دردمنداں — تائیدِ کن خدا پسنداں
در عشق و محبتِ خداوند — ببریدہ ز خویش رسم پیوند
در ساختہ با خدا ہمیشہ — از غیر خدا جدا ہمیشہ
بر صدر نشینِ محفلِ راز — در عشقِ خدا بغیر انباز
روشن کن شمع دودمانہا — عزت دہِ اہل خاندانہا
سرشتہ بریدہ قلم کجا تو انار — یک گام بوصف بیش راند

توصیف صفات آن یگانہ   ناید زکس اندریں زمانہ
چوں بود نبزد حق گرامی   زاں بو الحسنؒ است نام نامی

اقتباس از نسب نامہ مولفہ حضرت پیر نبی بخشؒ وغیرہ

براہیم شیخ زمین و زمن   شہیر جہاں حضرت بو الحسنؒ
سر عارفاں رہبر کاملاں   کہ بد کوہ ہنکار ماولئے آن
سکونت چو بر کوہ ہنکار داشت   بسینہ دروں گنج اسرار داشت
جہاں فیض از خدمت او ربود   دل مردہ از صحبتش زندہ بود
ز نہ کے شود وصفش از صد دبیر   مریدش شدہ پیر پیران ہزیر

جب چبل پر گئے ابو الحسن جی برس چالیس کا چلہ کینا -
عرش اور فرش کی ہو گئی محرمی سی سرِ اخفا کا بھید لینا
حلوہ ذات پر آنکھ جب کھل گئی تب نبی سے ہوا ہمو سینا
ندوں پیر کو پاک جناب ستار وہاں نے جی حسن محبوب خطاب دینا
پیران پیر دستگیر سگل پر تھی سلطان الموحدین محبوب حضرت باری ہیں
نسب شریف کے چند شیخ محمد جی کے نند مخزومی ابو سعید جیسے جنکے بھنکیاری ہیں
تاریخوں میں پڑھیں شجرہ قادری غور کریں سبھ نساں نسب جاری ہیں
عبد المطلب کی نسل غوث الاعظم کے دادا پیر حضرت ابو الحسن قرشی الہاشمی الہنکاری ہیں

Marfat.com

سلسلۂ

مشائخ حضرت ابوالحسن علی ہنکاریؒ

چونکہ اس سلسلہ کے مشائخ کے مفصل حالات اکثر کتب میں ملتے ہیں۔ اس لئے یہاں ان کا اعادہ تحصیل حاصل ہے صرف شجرہ نقل کر کے ہر شیخ کے نیچے تاریخ وصال لکھ دی جاتی ہے

از طفیل بوالحسن ہنکاری عالی مقام
۱ محرم ۴۸۶ھ
از طفیل بوالفرح طرطوسیؒ شاہ انام
۳ شعبان ۴۴۷ھ

از طفیلِ قطبِ دوراں عبد واحد باتمیز
۳۰ جمادی الثانی ۴۲۵ھ
از طفیل بن حارث حضرت عبد العزیز
۱۱ ذوالحجہ ۳۳۰ھ

از طفیل حضرت بوبکر شبلیؒ نامور
۲۷ ذوالحجہ ۳۳۴ھ
از طفیل شیخ بغدادی جنیدؒ باخبر
۲۹۷ھ

از طفیل بوالحسن سری سقطی نامدار
۳ رمضان ۲۵۳ھ
از طفیل حضرت معروف کرخی کامگار
۲ محرم ۲۰۰ھ

از طفیل حضرت داؤد طائی خوش سیر
۲۸ ربیع الاول ۱۶۵ھ
از طفیل شاہ عجمی آل حبیبؒ نامور
۳ ربیع الآخر ۱۵۶ھ

از طفیل حضرت خواجہ حسن بصری ولی
۴ محرم ۱۱۰ھ
از طفیل حضرت شیر خدا مولیٰ علیؓ
۲۱ رمضان ۴۰ھ

از طفیل سید الکونین ختم المرسلین
۱۲ ربیع الاول ۱۱ھ
رحمتِ عالم حبیب حق شفیع المذنبین

عفو کن عصیان من بنما صراط مستقیم
عاصی و گم کردہ راہم ذات پاک تو کریم

در دمِ آخر تو رحیم در یاد تو یا بم وفات
خاتمہ بالخیر گردد عاقبت گردد نجات

حضرت معروف کرخیؒ کو امام علی موسیٰ رضاؒ سے بھی فیض پہنچا تھا اس لئے حضرت معروف کرخیؒ سے اوپر یہ شجرہ دو شاخہ ہو گیا ہے۔ حضرت امام علی موسیٰ رضا والے سلسلہ کو سلسلۃ الذہب کہتے ہیں۔ اس کے متعلق شجرہ قلمی اذکار قلندری سے درج کیا جاتا ہے جو حضرت ابوالحسن علی ہنکاری رحؒ کی اولاد سے ایک شیخ کامل حضرت قلندر شاہ ولی رحمۃ اللہ کا منظوم ہے :-

۱۲۴۵ھ

یارب بکمالِ آنکہ عالم　　مملو ز فیضِ اوست ہر دم
آن مشرقِ نیرِ امامت　　آن مطلع اخترِ کرامت
آن مفخرِ جملہ وُلد آدم　　یعنی کہ رضاؒ امام عالم
۱۹ صفر ۲۰۳ھ
یارب بکمال شاہِ شاہاں　　سرحلقۂ خیلِ دین پناہاں
روشن گہرے ز کانِ احمدؐ　　رنگین گلِ بوستانِ احمدؐ
یعنی شہ دین امام کاظمؒ　　سالارِ اکارم دا عاظم
۲۵ رجب ۱۸۳ھ
یارب بکمال آن شہِ صابر　　آن نادرِ کارخانہ قدر
آن لالۂ گلشنِ نبوت　　آن سرورِ حدیقۂ فتوت
افلاک و زمین ازو منور　　شاہنشہ دین امام جعفرؒ
۲۴ شوال ۱۴۸ھ
یارب بکمال آن شہنشاہ　　کز مرتبہ اش کسے نہ آگاہ
آن روشنیٔ دو چشم حیدرؓ　　آرام دلِ رسولِ رہبر

Marfat.com

... که امام دوسرا است — درچشم جهان ازو ضیا است
یارب بکمال آن شهزاده — یعنی که امام زین عباد
آن قدوهٔ زمرهٔ ائمه — ارشاد خدا نقش بذمه
شاهی که علی ثانی است او — در بحر معانی است او
یارب بکمال آفتابے — کز نورِ وے است مهتابے
شاہِ شہدا امام دوران — فخرِ کرا شفیع عصیان
شاہنشہِ خطہ امامت — آرائش مسندِ کرامت
معصوم ز جملۂ شر وشین — یعنی که حسنین امام کومین
یارب بکمالِ حیدرِ پاک — آن جائے نشین شاہ لولاک
آن ابن عمِ رسولِ رہبر — آن قوت بازوے پیمبر
آن حیدرِ بیشۂ ولایت — آن منبعِ چشمۂ ولایت
آن قائل سلونی — کشافِ سرائرِ درونی
آن بابِ مدینۂ معارف — آن اعظم زمرۂ اعارف
موصوفِ صفاتِ لحمک لحمی — ممدوحِ حدیثِ انت منی
شاہیکہ امام اولیا بود — شاہیکہ وقارِ اتقیا بود
یارب بکمالِ شاہ مرسل — آن فخرِ ہر آخر و ہر اوّل
آن خسروِ کافہ برایا — آن شافع جملۂ خطایا

Marfat.com

آں باعثِ خلقتِ خلائق آں اوّل جملہ سابق

منقبت

شاہیکہ ز فیض او شد آدم
نا بی ز مہالک دمادم

شاہیکہ چو گشت یاورِ نوح
دستش بگرفت لطفِ سبوح

شاہیکہ چو کرد لطف اظہار
آتش بخلیل گشت گلزار

شاہیکہ بحال ماہ کنعان
بس کرد کرم بچاہ کنعان

شاہیکہ کلیم را از و بود
صد گونہ عنایت و بسے سود

شاہیکہ مسیح داشت از وے
لطف و کرم و عطا پیاپے

قربان سرِ من بنام نامش
فخر ہمہ انبیاء علامیش

مناجات

برحالتِ زارِ من کرم کن
الطاف بجانِ مضطرم کن

از لطف و کرم بحالِ من بیں
در حالتِ پر ملالِ من بیں

ہر چند کہ بس گناہ کردم
زاں نامہ خود سیاہ کردم

لطفِ تو امید گاہِ من بس
فضل و کرمت پناہِ من بس

از بخششِ عفو خود نوازم
از تاجِ عطات سرفرازم

از آبِ حیاتِ رحمتِ خویش
کن زندہ دلِ من الم کیش

دہ راہ بسوئے خویش مارا
خواں بر سرِ کوئے خویش مارا

Marfat.com

عشقم بجمالِ خویشتن دہ / رہم بوصالِ خویشتن دہ

از آتشِ عشق خانمان سوز / شمعے بسرائے من برافروز

دہ ساغرِ شوقِ خود بدستم / کن از مے عشقِ خویش مستم

دردے بدلم بکن کرامت / دردے کہ رہاند از ندامت

دردے کہ دوائے جانِ من اوست / آرام دہِ روانِ من اوست

در رنج و بلا صبوری ام دہ / از دنیائے دنی نفوری ام دہ

از جیفۂ ایں کمینہ دنیا / داماں دلِ حزیں میالا

بر جادۂ شرع استقامت / کن از کرمِ خودم کرامت

مشغول بکن دلِ حزینم / با سنتِ خیرِ مرسلینم

از نورِ سنن روانم افروز / ایں شمع بخانمانم افروز

تاریکئ بدعتِ مکدر / از جانِ غمینِ من بروں بر

زیں بادہ صراحیم تہی ساز / ایں برق بخرمنم میانداز

از ظلمتِ ہند دورم افگن / در بحرِ بہاؤ نورم افگن

یعنے برسان بطیبۂ پاک / آن مسکنِ شاہِ تختِ لولاک

محظوظ کن از زیارتِ شاہ / آن بر ہمہ خسروان شہنشاہ

آں شاہیکہ ہر کہ ہست جز تو / نازد بغلامئ درِ او

در جملہ اماکنِ مکرم / در جملہ مساکنِ معظم

Marfat.com

از جنس مقابر و مساجد — آثار عیون و ہر مشاہد
از فضل خدائے خدارسانی — بہر طلب منا رسانی
مقبول کنی دعا بہر جا — حاجات کنی روا بہر جا
من بعد بطیبہ ام بداری — زیں ان شہر مرا بروں نیاری
تا موت من حزیں بس رانہ — باشد بمقام مشاہدہ ارا
مقبور بقبۂ پاک گردم — آسودہ دراں مغاک گردم
این است مرا مراد جانی — حاصل بکنی چنانکہ دانی

حضرت شیخ ابوالحسن رض کے آفتاب فیضان کی ضو باری

حضرت ابراہیم شیخ ابوالحسن علی ہنکاری

- شیخ ابوسعید مبارک مخزومی رض
  - شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی رض
    - سید عبدالرزاق رض
      - ابو محمد صالح
    - سید عبدالعزیز رض
      - شاہ شرف الدین قتال
    - سید محی قتال
    - شیخ ابو نجیب عبدالقاہر سہروردی رض
      - شیخ عمار یاسر رض
        - شیخ نجم الدین احمد کبری رض
          - مقتدائے سلسلہ کبرویہ رض
- شیخ ابو طاہر رض
  - شیخ محمد موسے رض
    - سلطان ابو علی رض
      - سلطان رشید الدین رض
        - سلطان قطب الدین رض
          - سلطان بہاؤ الدین رض
            - سلطان المتاکین حبیب الدین مکرم رض

حضرت شیخ غوث الاعظم رض کے اور بھی کئی خلفاء ہوئے - جن سے سلسلہ قادریہ فیضان کی گوہر باری ہوئی - مگر مجھے یہی معلوم ہو سکے ہیں -

مذکورہ بالا بزرگان حضرت کی اولاد میں سے ہیں جن میں خرقہ صفیہ متداول چلا آیا -

Marfat.com

دعا

یارب بکمال آن نکو نام | آن قدوۂ خاص و رہبر عام
آن صاحب عزو جاہ و تمکین | یعنی کہ ابو الحسنؒ شہ دین
یارب بکمال رہبر راہ | آن شیخِ ہمہ شیوخ ذی جاہ
آن نزد خدا بسے گرامی | یعنی کہ ابو سعیدرحؒ نامی
یارب بکمال عزت اعظمؒ | آن رہبر اولیا مقدم
محبوب جناب ذوالجلالی | شاہنشہ ملک بے مثالی
ہر روز بقائے شاہ اجمل | از عمر جہان شود اطول
اقبال کمینہ چاکرش باد | دولت ز ملازم درش باد

معاصرین حضرت شیخ ابوالحسن علی ہنکاریؒ

جناب شیخ الشیوخ نے جو زمانہ پایا وہ علمی اور ادبی لحاظ سے مسلمانوں کے لئے بڑے کمال وعروج کا وقت تھا چنانچہ ذیل کی فہرست سے جو مشتے نمونہ از خروارے سمجھنی چاہیئے میرے قول کی تصدیق ہوگی۔ یہ اُن صاحبوں کے نام ہیں۔ جنھوں نے جناب شیخؒ کے زمانے میں وفات پائی

(۱) ابو احمد عسکری الادیب (۲) رمانی نحوی (۳) ابوالحسن

Marfat.com

ماسرجسی شیخ الشافعیہ (۴) دارقطنی الحافظ (۵) ابن ابی زید
شیخ المالکیہ (۶) ابوطالب مکی صاحب قوۃ القلوب (۷) ابن
بطۃ الحنبلی (۸) خاتمی اللغوی (۹) جوہری صاحب الصحاح (۱۰)
ابوالحسن القابسی (۱۱) ابن ابی نباتہ صاحب الخطب (۱۲) الضریر المفسر
(۱۳) ابوعبد الرحمن السلمی شیخ الصوفیہ (۱۴) ابن الفخار عالم اندلس۔
(۱۵) سرتاج القرا ابوالحسن حمامی (۱۶) سرتاج صوفیہ ابوعبدالرحمن
السلمی (۱۷) سرتاج الملوک سلطان محمود بن سبکتگین (۱۸) سرتاج
نحویاں ابن جنی (۱۹) سرتاج بلغار بدیع (۲۰) سرتاج مفسرین ابوالقاسم
نیشاپوری (۲۱) شیخ تقی الدین بن صلاح (۲۲) ابوبکر برقانی (۲۳)
قدوری شیخ الحنفیہ (۲۴) ابن سینا شیخ الفلاسفہ (۲۵) ابوالحسن
البصری المعتزلی (۲۶) مکی صاحب الاعراب (۲۷) سلیم الرازی۔
(۲۸) ابوالعلا المعری (۲۹) ابن بطال شارح بخاری (۳۰) ابن
حزم الظاہری (۳۱) بیہقی (۳۲) ابویعلی بن الفرا شیخ الحنابلہ (۳۳)
حضری شافعی (۳۴) ہذلی صاحب الکامل فی القرات (۳۵) عبدالقاہر
جرجانی (۳۶) شیخ ابواسحاق شیرازی (۳۷) اعلم النحوی (۳۸)
ابن الصباغ صاحب الشامل (۳۹) المتولی امام الحرمین (۴۰)
بزدوی شیخ الحنفیہ (۴۱) شیخ مخدوم علی گنج بخش ہجویری رحمۃ اللہ علیہ (۴۲)
۴۶۵ھ

شیخ ابوالحسن خرقانی رحمہ اللہ (۴۲۵ھ) ابوالقاسم علی گورگانی (۴۵۰ھ) شیخ اخی فرح زنجانی رحمہ اللہ (۴۵۰ھ) شیخ ابو علی فارمدی (۴۷۷ھ)
حجۃ الاسلام امام محمد غزالی طوسی رحمہ اللہ (۵۰۵ھ) اور چراغ چشتیاں خواجہ مودود چشتی (۵۲۷ھ) آپ کے حین حیات عالم ظہور میں آئے۔ مگر آپ کے بعد واصل بحق ہوئے۔

حضرت شیخ ابوالحسن کا اپنی اولاد کے متعلق ارشاد اور واقعات سے اس کی تصدیق

سلاسلِ انوار میں ہے کہ ایک بزرگ نے آپ سے سوال کیا۔ کہ انت شیخ الاسلام (کیا آپ شیخ الاسلام ہیں) آپ نے جواب دیا۔ انا شیخ فی الاسلام وخرج من اولادہ وحفایہ جماعۃ تقدموا عند الملوک وعلت مراتبہم منہم فقراء و منہم امراء۔ خرج اور علت فعل ماضی ہیں۔ اور تقدموا مضارع اس لئے یہ عبارت کچھ بے جوڑ سی معلوم ہوتی ہے۔ غالباً ٹھیک عبارت یوں ہوگی۔ اَنَا شیخٌ فِی الاِسْلَامِ وَیَخرجُ مِنْ اولادی وَحَفَدِی جَمَاعَۃٌ تَقَدَّمُوا عِنْدَ المُلُوکِ وَتَعَا مَرَاتِبہم منہم فُقَرَاءُ وِمِنْہم اُمَرَاءُ ۔ (میں ایک بوڑھا ہوں اسلام میں اور

میری اولاد و احفاد سے ایک جماعت نکلیگی۔ جو بادشاہوں کے نزدیک بیٹھی جائیگی۔ ان کا مرتبہ بلند ہوگا بعض ان میں سے فقرا ہونگے۔ اور بعض امرا) یہ ارشاد آپ کا ایک قسم کی پیشینگوئی ہے جو پوری ہو چکی ہی

آپ کے فرزند ارجمند حضرت شیخ طاہرؒ جو خلاصہ صاحبان صفا اور زبدۂ زمرۂ اہل وفا میں سے تھے۔ اور عرصہ شریعت و طریقت کو قدم ہمت سے طے کئے ہوئے تھے جبل ہنکار میں آپ کے نائب مناب رہے مگر آپ کے پوتے شیخ موسےٰؒ جو حب دنیا و عقبیٰ سے فارغ البال تھے جبل ہنکار سے ہجرت فرما کر سیستان میں جا رہے۔ اور اکثر مخلوق اللہ کو فیضیاب کیا۔ ان کے فرزند رشید شیخ ابو علیؒ جو بڑے باہمت شخص تھے سیستان [illegible] کیچ مکران میں جا بسے۔ وہاں کے باشندوں نے جو سلطان وقت کی کاہلی اور بے عدالتی سے جاں بلب تھے۔ آپ کی ذا[illegible] بابرکات کو غنیمت سمجھا اور حاکم وقت کو معزول کر کے آ[illegible] اپنا فرمانروا منتخب کر لیا ؎

سلطانِ اول است دریں کہنہ خاکداں ابن ابو علی ز فضلِ خداوند دو جہاں
از دوے بہار تازہ رسید اندریں چمن انعودمان شیخ مشائخ ابو الحسنؒ

سلطان ابو علیؒ نے جب اپنے فرزند ارجمند رشید الدین کو

ہونہار دیکھا تو امور جہانداری کی سرانجام دہی کی زمام ان کے حوالے کر کے خود کنج عزلت میں جا بیٹھے۔ اور باقی عمر یاد الٰہی میں بسر کر دی ؎

سلطان رشید دین محمدؒ	در داد دہی ز والد خویش
اندر حقِ مردمانِ آں ملک ق	در عدل نہاد دو قدم بیش
جز عاشقِ خستہ دل نبودہ	حیراں و حزیں یا جگر ریش
بُد خرّم و خوش ہمہ رعیت	با خلقِ خلیقِ آں وفا کیش

انہی کی نسبت نسب نامہ حضرت نبی بخشؒ میں مسطور ہے ؎

ہمیں است سلطاں رشیدؒ ے جواں | کہ در پنج پیر است نامش عیاں

آپ نے بھی اپنے پدر بزرگوار کی تقلید میں گوشہ عزلت اختیار کر لیا۔ اور مہماتِ جہانبانی کی باگ اپنے فرزند رشید قطب الدین کو سپرد کی جنہوں نے ؎

چناں غم والم از حالِ مردماں بر بود	بدل سرور و بجاں خرمی مہیا بود
[illegible] بمحنت شمنہ	بہیچ گونہ الم را در آں میاں رہ نہ
چو [illegible] خاطر ہمہ شگفتہ بود	زبیم شاہ خزانِ الم نہفتہ بود
شد [illegible]	بہ بذل و جود تواں گفت ابر گوہر بار
بعقل [illegible] در جہاں [illegible]	سزا است او بگویم سکندر ثانی
بر قوت [illegible]	بحمد بر سر [illegible] جو رستم دستان

Marfat.com

آپ ہی کے عہد میں حضرت سید احمد توختہ ترمذیؒ اپنے اہل و عیال سمیت کیچ مکراں میں رونق افروز ہوئے اور آپ کے فرزند ارجمند شاہزادہ بہاؤ الدینؒ کے ساتھ اپنی صاحبزادی بی بی حاج کا نکاح کر دیا۔ جن سے تین فرزند پیدا ہوئے (۱) شہزادہ جمال الدین (۲) شہزادہ ضیاء الدین (۳) سلطان التارکین شیخ حمید الدین حاکمؒ جب سلطان قطب الدین حسبِ دستورِ بزرگان حکومت سے فارغ ہوئے۔ تو اورنگ نشینی کا قرعہ شیخ بہاؤ الدینؒ کے نام پڑا جنہوں نے دس سال بڑے عدل و انصاف سے مہمات ملکی کو سرانجام دیا اور بعد ازاں تخت و تاج اپنے سگے بھائی شیخ شہاب الدین ابوالبقا کے حوالے کر کے اور اپنے دو چھوٹے صاجزادوں حضرت شیخ حاکمؒ اور شیخ رکن الدین حاتمؒ (نواسہ قاضی رفیع الدین عباسی) کو ان کی سرپرستی میں چھوڑ کر اپنے ہمراہ دونوں بڑے شہزادوں کو لے کر حج کرنے روانہ ہوئے۔ مگر جب فارغ از حج ہو کر یمن صالحہ میں پہنچے تو جان بحق تسلیم ہو گئے۔ اور آپ کے فرزندان موصوف (یعنے شہزادہ جمال الدین اور ضیاء الدینؒ) نے مرقد پدر بزرگوار کی مفارقت گوارا نہ کر کے وہیں اقامت اختیار کر لی چنانچہ ان کی اولاد یمن صالحہ ہی میں بیان کی گئی ہے۔

Marfat.com

سلطان شہاب الدینؒ نے دو سال کی حکمرانی کے بعد مرضِ موت میں خلق اللہ کی خدمت اپنے بھتیجے سلطان حمید الدین حاکمؒ کے سپرد کی۔ اور خود شہزادہ تلبغہ اور ملک سرورؒ کو یتیم چھوڑ کر جان بحق تسلیم ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

سلطان حمید الدین حاکمؒ نے کتنی مدت حکومت کی اور پھر کیوں اور کس طرح چھوڑی؟ اس کا مفصل بیان تذکرہ حمیدیہ میں ہے ہاں بس اتنا ذکر ضرور کرونگا کہ حضرت شیخ الشیوخؒ کی پیشینگوئی کہ میری اولاد میں بعض فقرا ہیں اور بعض امرا۔ حضرت حاکمؒ تک پوری ہو گئی۔ کیونکہ آنجنابؒ نے امارت چھوڑ کر فقر اختیار کر لیا۔ اور فقر بھی ایسا کہ باقی عمر فاقوں ہی میں گذار دی۔ بادشاہِ وقت فرمانِ جاگیر کشمیر لکھ کر دیتا ہے۔ مگر آپ اسے چاک کر کے پھینک دیتے ہیں کہ یہ املاک میری اولاد کی تباہی کا موجب ہوں گے ذرا دیکھو تو کہ بادشاہ کا اپنے ساتھ کس طرح مقابلہ کر کے دکھاتے ہیں

نشد سیر شہ از ملکِ ہفت اقلیم ۔۔۔ بادشاہیم کہ ما سیر بیک تہ نانیم

فقر اختیار کرنے کی وجہ بیان کرتے ہیں ؎

اختیار الفقر کردم باتنِ خود از رضا ۔۔۔ تا شود خوشنود با ما مصطفےٰ روزِ جزا

Marfat.com

مفصلہ ذیل اشعار سے معلوم ہوگی کہ سلطنت چھوڑ کر آپ نے کیا درجہ پایا۔

ملک عالم بہ پشتِ پا زدہ ایم　　تو چہ دانی چہ پاکبازانیم
ہست پروانہ ما زعرش رفیع　　اللہ اللہ چہ شاہبازانیم

حضرت سلطان التارکین کا اختیار الفقر کچھ ایسا متعدی ہوا کہ حضرت عبد الجلیل چوہڑ شاہ بندگی مع برادران خود علاقہ لاہور شیخ حبیب اللہ وغیرہ علاقہ جھنگ اور شیخ موسےٰ علاقہ لائلپور میں جو آپ کے پوتوں کے پڑوتے تھے۔ مرجع ومقتدائے سلاطین رہے مگر کیا مجال کہ کسی نے اس جیفۂ دنیا کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی دیکھا تین صدیاں اور بھی گذر گئیں۔ مگر وہ اثر متعدی بدستور جاری رہا چنانچہ تیرھویں صدی تک آپ کی اولاد جس روش بزرگانہ پر قائم رہی۔ اس کا اندازہ پیر مراد شاہ (۱۲۱۵ھ) اور (۲) حضرت قلندر شاہ (۱۲۷۸ھ) کے کلام سے ہو سکتا ہے ؎

(۱) چوں بوریائے فقر زآلہا است فخرِ من
کے عز و شان و شوکتِ شاہم آرزو ست

(۲) کجا بخاطرم آید سریرِ جم کہ مراست
ہزار دولتِ شاہی ز بود یا حاصل

ان بابرکت بزرگوں کا عہد بھی گذر گیا۔ اور پنجاب میں انگریزی عملداری آتے ہی آپ کی اولاد کے دلوں میں حصولِ امارت کا خیال پیدا ہونے لگا۔ چونکہ ان لوگوں نے بزرگوں کی آنکھیں دیکھی ہوئی تھیں اور ابھی ابتدائے امارت تھی اس لئے جاہ و مرتبت کے حصول کے باوجود بھی اُن کا میلانِ خاطر فقر ہی کی طرف تھا۔ چنانچہ پیر غلام محی الدین شاہ صاحب مرحوم دست بکار و دل بیار رکھتے تھے۔ مگر اب پانسہ بالکل پلٹ گیا ہے درویشی تو جا ہی چکی تھی۔ امیری بھی حاصل نہ ہوئی اور ہونا بھی ایسا ہی چاہئے کیونکہ جب کوئی قوم اپنے خصائص کو مٹادے وہ خود بھی مٹ جاتی ہے جبتک انکا شیوہ فقر اور توکل اللہ پر رہا۔ امراء ان کی قدمبوسی کرنا اپنے لئے فخر و مباہات تصور کرتے رہے۔ مگر جب سے ان کے سر پر امیری کا بھوت سوار ہوا جبھی سے غلامی کا طوق گلے میں پڑ گیا۔ اگر یہ طریقت کے طریق سے پھر گئے تھے۔ تو صرف شریعت پر ہی قائم رہتے تاکہ ان کی عاقبت تو خراب نہ ہوتی۔ افسوس اب اس گلستان ہاشمی میں بعض ایسے خار پیدا ہو گئے ہیں۔ جو خاندان سلطان التارکین کے لئے باعث ننگ و عار ہیں۔ کیوں؟ اس لئے کہ وہ اپنے دوزخ بھرنے کے لئے اپنے آپ کو ایسے رواج کا پابند بتاتے ہیں۔ جو صریحاً احکام قرآنی کے

Marfat.com

مخالف ہے۔ وہ بے محابا یہ کلمہ کفر کہہ دیتے ہیں کہ ہم شریعت کے پابند نہیں۔ آہ جن بزرگوں کی اولاد کہلا کر فخر کیا کرتے ہیں کاش ان کے کسی کام میں تو مماثلت پیدا کرتے۔ ان سے تو وہ ہندو بچہ ہزار درجہ بہتر ہے۔ جو مشرف باسلام ہو کر اپنے افعال کو بزرگان دین کے مطابق بنا دے۔ الغرض یہ ہے اس بیان سے ثابت ہو گیا کہ حضرت شیخ ابراہیم ابوالحسن علی ہنکاری کی پیشینگوئی اپنی اولاد کے متعلق آج حرف بحرف سچی نظر آ رہی ہے۔ اور اُن لوگوں کی تکذیب کیلئے کافی ہے جو اولیاء اللہ کی کرامات کے منکر ہیں

حضرت شیخ الشیوخ کی اولاد ریاست بہاولپور۔ اضلاع جھنگ۔ گوجرانوالہ۔ سیالکوٹ۔ لائل پور اور لاہور میں بکثرت آباد ہے۔ بیسیوں گاؤں کی مالک ہے۔ آج اس کے پاس لاکھوں ایکڑ اراضی کے سوا اور کوئی چیز نہیں۔ جس پر وہ فخر کر سکے اور یہ اسی زمین کی محبت ہے۔ جو اس کی زبان سے یہ کہلوانے لگ گئی ہے کہ وہ شریعت کی پابند نہیں۔ استغفر اللہ اگر وہی لوگ شریعت محمدیہ سے منحرف ہو جائیں جو آل نبی کہلاتے ہیں۔ تو ہم اس پر چلنے کی کیا یہود و نصاریٰ یا ہنود سے توقع رکھیں؟

Marfat.com

چو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی

اے وہ لوگو جو اپنے آپ کو عربی النسل بتاتے ہو کچھ تو خدا اور رسولؐ سے ڈرو اور شرم کرو۔ اپنی بے باکیوں اور شوخ چشمیوں سے باز آجاؤ۔ ورنہ یاد رکھو کہ جو ذلت و مسکنت تم پر آج مسلط ہے وہ اور بڑھ جائیگی۔ اور تمہیں دارین میں ذلیل و خوار ہونا پڑے گا ۵

من آنچہ شرط بلاغ است باتو میگفتم
تو خواہ از سخنم پند گیر خواہ ملال

ابوالفضل غلام دستگیر نامی۔ محلہ چلہ بی بیاں لاہور

دوم۔ اپریل ۱۹۱۵ء

تاریخ تالیف کتاب از مؤلف موصوف

برغبت قلم آمد از دست من	چو حالات ہنگاری نیک نام
کہ اعجاز آفاق ذکر الحسن	رقم کرد تاریخ نامی شاد
۱۳۳۳ھ	

خطبہ بر علم الفرائض

مرتبہ جناب مولوی غلام دستگیر صاحب نامی ہاشمی حالکی مؤلف انیس الوارثین

ورواج اور شریعت پر بحث

تمہید

بعثتِ ختم الرسل ؐ سے پیشتر	حق شناسی سے تھے انسان بیخبر
ہو رہا تھا حال سب کا زشت و بد	نفس کے تابع تھے مثل دام و دد
قتل و غارت پیشۂ اعراب تھا	شیخ غاصب تھا تو قاتل شاب تھا
جب تھے کمزوروں کو یوں کرتے شکار	دین برحق ہو گیا بس آشکار
مل گئے ہر ایک کو یکساں حقوق	رُک گیا جور و ستم ۔ قتل و فسوق
عورتوں کو ساتھ مردوں کے ملا	حصہ ترکہ سے بفرمانِ خدا
بنت و ابن و نجیج و زوجہ ام و اب	وارثِ ترکہ بنے بے تاب و تب
(بیٹی، بیٹا) (خاوند) (بیوی) (ماں) (باپ)

کفن ۔ دفن ۔ قرض ۔ وصیت

پیش از تقسیم کیجے یار من	چیز مکفولہ کو تاک ۔ گور و کفن
قرضِ مردہ پھر ہو باقی سے ادا	ثلثِ باقی تک وصیت برملا
پھر جو باقی بچ رہے مال و منال	دیجے حقداروں کو بے رنج و ملال

بیٹے بیٹیوں کا حصہ

Marfat.com

بیٹے بیٹی سے جسے حاصل ہو زین ‌ ‌ ‌ دو ذکر کو مثل حظ الانثیین
اک ہی بیٹی ہو تو اس کو نصف دو ‌ ‌ ‌ دو ثلث لیں ایک سے بڑھکر ہوں جو

پوتے پوتیوں کا حصہ

جب نہ بیٹے بیٹیاں باقی رہیں ‌ ‌ ‌ پھر تو پوتے پوتیاں وارث بنیں
ساتھ بیٹی کے اگر ہوں پوتیاں ‌ ‌ ‌ نصف بہ لے گی سدس وہ یگاں
بیش از یک ہوں اگر باقی بنات ‌ ‌ ‌ پوتیوں کو پھر نہ کچھ بھی آئے ہات
پوتیوں کے ساتھ ہوں پوتے اگر ‌ ‌ ‌ ہونگی پھر تو پوتیاں بھی بہرہ ور
ان میں بھی تقسیم ہو بے شور و شیں ‌ ‌ ‌ اک ذکر کو مثل حظ الانثیین
بیٹیوں سے بچیں کر پوتے نہ لیں ‌ ‌ ‌ اک ثلث باقی پہ بھی قانع رہیں

شوہر اور بیوی کے حقوق

گر نہ بیوی کے کوئی اولاد ہو ‌ ‌ ‌ نصف ۔ ورنہ اک ربع شوہر کو دو
ربع لیگی لاولد شوہر کی زن ‌ ‌ ‌ ورنہ اس سے نصف ۔ یعنی ثمن

والدین کے سہام

بعد میت کے اگر اولاد ہو ‌ ‌ ‌ دو سدس ماں باپ سے ہر ایک کو
بیٹا بیٹی ۔ پوتا ۔ پوتی ہو نہ گر ‌ ‌ ‌ ماں ثلث اور مابقا لے لے پدر
پھر سدس دیں مادر میت کو جب ‌ ‌ ‌ شوہر میت کے جب ہو ساتھ اب
بھائی میت کے اگر اک سے بڑھیں ‌ ‌ ‌ اک سدس سے بیش پھر ماں کو نہ دیں

Marfat.com

باپ ہو گر زوجہ میت کے ساتھ | اُم میت کو ربع آئے گا ہاتھ

جداتِ صحیحہ کا حصہ

سدس نانی کو ملے جب ماں نہ ہو | ماں کے ہوتے دادیوں کو بھی نہ دو

جملہ جداتِ صحیحہ باوقار | اک سدس میں ہونگی یکساں حصہ دار

اخیافی بھائی بہنوں کا حق

بیٹا بیٹی پوتا پوتی اب وجد | جب نہ ہوں تو ہے یہ فرمانِ صمد

اک ثلث لیں مادی بھائی بہن | بانٹ لیں باہم مساوی مرد و زن

ایسا بھائی یا بہن ہو ایک ہی | واسطے اس کے سدس ہے اے اخی

سگے اور سوتیلے بھائی بہنوں کے حقوق

باپ یا اولاد جب باقی نہ ہو | نصف ترکہ خواہر میت کو دو

جبکہ بہنیں ہوں زیادہ ایک سے | دو ثلث ان سب کو مفتی بانٹ دے

ایک ہی بھائی ہو گر باقی رہا | ترکہ حصے میں اسی کے آئے گا

اخوت و اخوات جب وارث بنیں | مرد کو دو عورتوں کے مثل دیں

اک سگا بھائی اگر موجود ہو | اور ماں والوں کا حق مردود ہو

گر ہو میت کی بہن اک ہی سگی | لے گی سوتیلی چھٹا حصہ اخی

اخت علاتی کو دو عینی کے ساتھ | شرع کی رو سے نہیں کچھ آتا تھا

سالثہ سوتیلی کے گر بھائی بھی ہو | پھر تو باقی میں سے ثلث اسکو بھی دو

Marfat.com

اختِ عینی (سگی بہن) مثل دختر جانئے — اور علاتی (سوتیلی بہن) کو پوتی مانئے

وعظ

اے مسلمانوں کرو قرآں پہ غور — اور بناؤ مومنوں کا طرز و طور

جن کو حق نے ہے بتایا وارثین — آہ تم ترکہ انہیں دیتے نہیں

تم ہو پابندِ رواجِ کافراں — بن گئے ہو منکرِ دیں بے گماں

حق ہیں جس دیں کے ہے اکملت لکم — اس کو ناقص گو ہو بے عقلی سے تم

بانٹتے ہو ترکہ اپنی عقل سے — حکم خالق کو نہیں ہو مانتے

چھوڑ کر شرعِ رسول اللہ کو — پیروی قانون منو کی کرو

آہ مستورات کو کچھ بھی نہ دو — حصہ ہائے خواہروں کا چھین لو

باوجودِ ایں ہمہ فسق و فجور — کہتے اپنے آپ کو ہو بے قصور

برخلافِ سنتِ خیر البشر — [illegible] وہ ہے تقلیدِ پدر

باپ دادا کا رواج ناسزا — کیا سند ہے پیشِ حکمِ کبریا

کیا خبر اس امر کی تم کو نہیں — ہوں گے طاغی فی جہنم خالدین

وارثِ خلدِ بریں ہیں متقین — ہے جہنم ہی مقامِ منکریں

شک اگر اس حکم میں کچھ تم کو ہو — آیت یوصیکم [illegible] پڑھو

سن [illegible] مطلب نہ [illegible]

ہاں یقیں ہو کے [illegible]

درفتگان اس کتاب میں جس کو شہر لاہور کا روحانی گائڈ کہنا چاہئے۔ لاہور کے جملہ اولیائے کرام و صوفیائے عظام کے حالات

[نہا]یت شرح و بسط سے درج ہیں حضرت داتا گنج بخش صاحب۔ حضرت میاں میر

[ص]احب۔ حضرت شاہ ابوالمعالی صاحب۔ حضرت شاہ محمد غوث صاحب۔

[لا]ہو بھگت اور دیگر بیسیوں ہندو مسلمان فقرا کے حالات و کرامات و خوارق

[عا]دات کا مفصل طور پر ذکر ہے۔ اور یہ بھی لکھا ہے کہ ہر ایک بزرگ کا روضہ

[کس] جگہ واقع ہے۔ اور اس کا کیا حال ہے۔ منشی محمد الدین صاحب فوق نے اس

[کت]اب میں ... یا کو کوزہ میں بند کر دیا ہے۔ اس کتاب کے جامع مکمل اور معتبر ہونے کے

لئے صرف اسی قدر لکھنا کافی ہے۔ خواجہ حسن نظامی صاحب خواہر زادہ

[حض]رت محبوب الٰہیؒ و ہادی ڈاکٹر شیخ محمد اقبال ایم اے۔ ایل ڈی بیرسٹرایٹ لاء

[پر]وفیسر گورنمنٹ کالج لاہور اور احسان شاہ جہانپوری نے اسکو بہترین تصنیف

[تسل]یم کیا ہے۔ حجم کتاب ۱۴۰ صفحہ ہے۔ قیمت ۱۲ ار علاوہ محصول ڈاک

[ش]مس تبریزیہ مولانا روم علیہ الرحمۃ کے مرشد حضرت خواجہ شمس الدین تبریزی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات و خوراک عادات میں کتاب اعلیٰ درجہ

تصنیف ہے قیمت صرف ۶ ر علاوہ محصول ڈاک۔

مشتہر

مینجر رسالہ طریقت لاہور

Marfat.com

سوانح عمری حضرت داتا گنج بخشؒ کے مفصل و مکمل حالات دیکھنے ہوں تو اس کتاب کو جو تصوف اور رموز و نکات کی جان ہے۔ ضرور مطالعہ کیجئے حضرت کے ملفوظات اور ارشادات کا مفصل ذکر ہے۔ آپ کا نام۔ وطن کس زمانہ میں کہاں سے آئے اور کیوں آئے۔ اور اسلام کو آپ پر کس قدر فخر ہے اسلامی سلطنت اور اسلام کو روحانی طور پر آپ نے کس مضبوطی سے ہندوستان اور بالخصوص پنجاب میں قائم کیا حضرت خواجہ معین الدین اجمیری۔ حضرت بابا فرید شکر گنجؒ ایسے ایسے جلیل القدر صوفیاء کو آپ کی خوشہ چینی کا کس قدر فخر حاصل تھا۔ اور نو سو سال پیشتر سے اب تک تمام اسلامی دنیا کس عزت سے آپ کا نام لے رہی ہے۔ آج سے نو سو سال پہلے پنجاب اور افغانستان کی صوفیانہ اور پولیٹیکل حالت کیسی تھی۔ یہ سب باتیں آپ کو اسی کتاب میں ملینگی۔

حضرت ابراہیم ادہمؒ جس میں شیخ کامل تعلیم ولایت مفاتیح العلوم سیدنا حضرت ابراہیم ادہم بلخیؒ کے حالات و مقالات معہ انکی کرامات اور انکے عارفانہ نکات و کلمات کے درج کئے گئے ہیں اور جنکے آخر میں سیدنا ابراہیم ادہم کے مرشد طریقت حضرت فضیل بن عیاضؒ کے مختصر حالات اور حضرت مفاتیح العلوم کے اکیس ہمنام بزرگان دین و علمائے کرام کا اجمالی ذکر درج ہے قیمت ۸ر المشتہر **منیجر رسالہ طریقت لاہور**

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

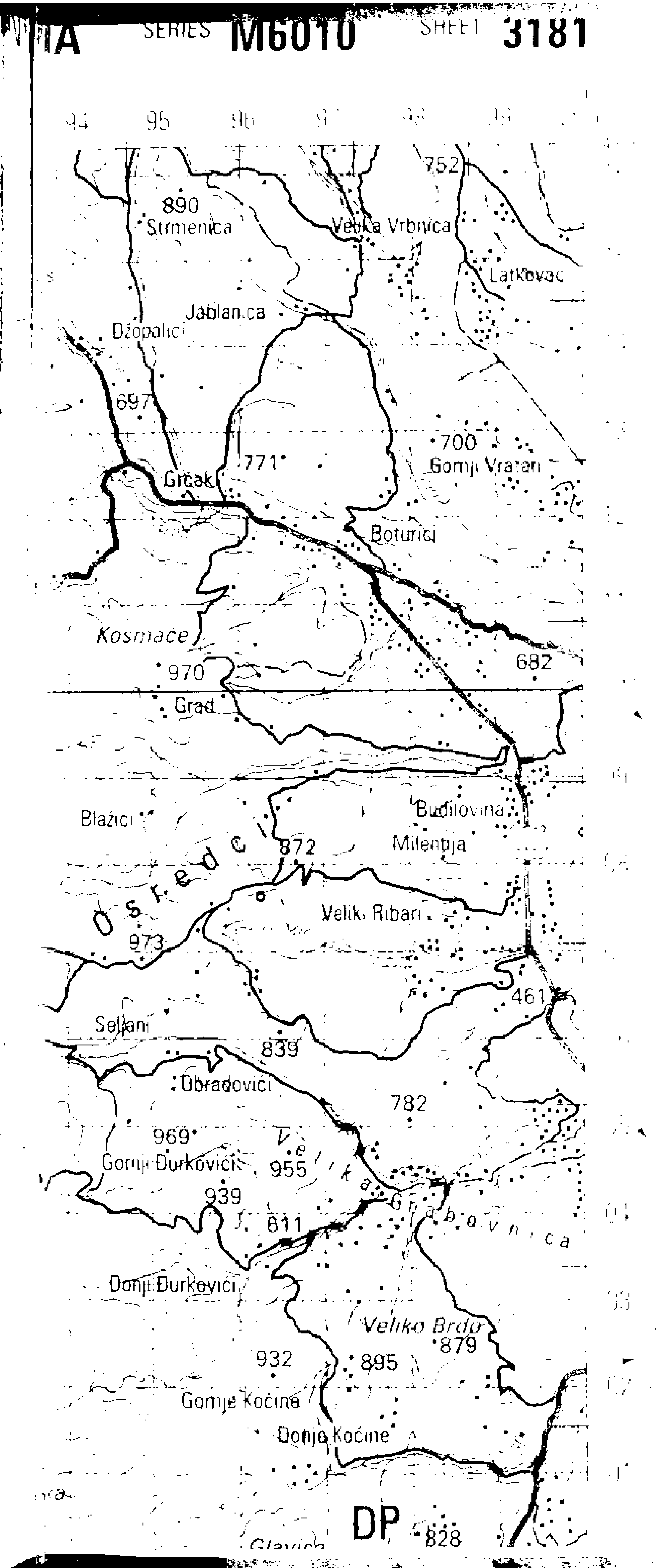

SERIES M6010
SHEET 3181
94
95
96
752
890
Strmenica
Velika Vrbnica
Latkovac
Jablan.ca
Džopalići
697
700
771
Gornji Vratari
Grčak
Boturići
Kosmače
682
970
Grad
Budilovina
Blažići
Milentija
872
Osredci
Veliki Ribari
973
461
Seljani
839
Obradovići
782
969
Velika Grabovnica
Gornji Durkovići
955
939
611
Donji Durkovići
Veliko Brdo
879
932
895
Gornje Kočine
Donje Kočine
DP
828

Marfat.com

Marfat.com

675

Marfat.com

675

Marfat.com